تجھ کو معلوم نہیں

(فلمی نغمات)

حمایت علی شاعر

مرتب

انور جبیں قریشی

نغمہ نگار

Himayat Ali Shair
C.B.45,Al-Falah Society
Shah Faisal Colony,Karachi-75230 Pakistan.
Ph: 4571322

تازہ ایڈیشن	۲۰۰۷ء
اہتمام	اوجِ کمال
کمپوزنگ	محمد شہزاد شفیق
قیمت	50روپے

زیر اہتمام

ماہنامہ دنیائے ادب کراچی

623،6فلور، ریگل ٹریڈ اسکوائر ریگل چوک، صدر۔ کراچی74400

Ph: 92-21-8480816 / 0212018365

Cell: 0300-2797271 E-mail: dunyaeadab@yahoo.com

اپنے عزیز دوست

مشہور میوزک ڈائریکٹر

خلیل احمد کے نام

جس کی خوب صورت موسیقی نے میرے نغمات کو ابدی غِنایت عطا کردی

حمایت علی شاعرؔ

ترتیب

o عرضِ مرتب	انورجبیں قریشی	۹
o میری فلمی شاعری	حمایت علی شاعرؔ	۱۰
o شاعرؔ کی فلمی شاعری	الیاس رشیدی	۲۳

نغمات

۱۔اے حبیبِ کبریا،اے رحمت اللعالمینؐ	نور جہاں	۲۷
۲۔اور بھی غم ہیں زمانے میں غمِ دل کے سوا	ترنم،حمایت علی شاعرؔ	۲۸
۳۔کسی چمن میں رہو تم بہار بن کے رہو	احمد رُشدی	۳۰
۴۔نہ چھڑا سکو گے دامن نہ نظر بچا سکو گے	نور جہاں	۳۱
۵۔جب رات ڈھلی تم یاد آئے	احمد رُشدی۔مالا	۳۳
۶۔تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم	سلیم رضا	۳۴
۷۔تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم	ناہید نیازی	۳۵
۸۔خداوند! یہ کیسی آگ سی جلتی ہے سینے میں	مہدی حسن	۳۶
۹۔ہر قدم پر نت نئے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں لوگ	نور جہاں	۳۷
۱۰۔اس کے غم کو غمِ ہستی تو مرے دل نہ بنا	مہدی حسن	۳۸
۱۱۔ہم بھی مسافر،تم بھی مسافر،کون کسی کا ہووے	مسعود رانا	۳۹
۱۲۔میں نے تو پریت نبھائی' سانوریا رے نکلا تو ہرجائی	مالا	۴۱
۱۳۔نوازش کرم،شکریہ،مہربانی	مہدی حسن	۴۲
۱۴۔سامنے رشکِ قمر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں	مسعود رانا	۴۳
۱۵۔دور ویرانے میں اِک شمع ہے روشن کب سے	مسعود رانا۔مالا	۴۴
۱۶۔واللہ،سر سے پاؤں تلک موج نور ہو	احمد رُشدی	۴۶
۱۷۔اے جانِ وفا' دل میں تیری یاد رہے گی	مہدی حسن	۴۷
۱۸۔ہوا نے چپکے سے کہہ دیا کیا	مالا	۴۹
۱۹۔کلی مسکرائی جو گھونگھٹ اٹھا کے	نور جہاں۔مسعود رانا	۵۰
۲۰۔تو حسیں' تیرا جہاں حسیں	احمد رُشدی	۵۲
۲۱۔تم سا حسیں کوئی نہیں کائنات میں	مسعود رانا	۵۳
۲۲۔گُل کہوں،خوشبو کہوں' ساغر کہوں' صہبا کہوں	احمد رُشدی	۵۵
۲۳۔جب سے دیکھا ہے تمہیں دل کا عجب عالم ہے	سلیم رضا	۵۶
۲۴۔زندگی کی ہر مسرت آپ کے پہلو میں ہے	نور جہاں	۵۷
۲۵۔ہم بھی ہیں پیار کے قابل کبھی سوچا ہی نہ تھا	مالا	۵۸
۲۶۔میں خوشی سے کیوں نہ گاؤں،مرا دل بھی گا رہا ہے	مجیب عالم	۵۹
۲۷۔اے خدا تیرے جہاں میں میری قیمت کیا ہے	مالا	۶۰
۲۸۔رہے برس برس تو شادمان (کلاسیکی نغمہ)	فریدہ خانم۔نسیم بیگم	۶۱
۲۹۔لاج کرونا مورے بالم،نجریا ہم سے ملاؤ	نسیمہ شاہین	۶۲
۳۰۔مانا کہ حضور آپ ہزاروں میں حسیں ہیں	احمد رُشدی	۶۳
۳۱۔ہم نے تو تمہیں دل دے ہی دیا' اب تم یہ بتاؤ کیا دو گے	سلیم رضا۔مالا	۶۵
۳۲۔کوئی میرے محبوب سا دنیا میں نہیں ہے	نور جہاں	۶۷
۳۳۔یہ خوشی عجب خوشی ہے،اسے جانے کیا زمانہ	احمد رُشدی	۶۹
۳۴۔یہ دنیا کسی کی ہوئی ہے نہ ہوگی	مسعود رانا	۷۰
۳۵۔ہم نے تو محبت میں تم کو بھی خدا جانا	ناہید نیازی	۷۲
۳۶۔دنیا کا یہ دستور ہے دنیا سے گلہ کیا	مسعود رانا	۷۳
۳۷۔میرے محبوب تجھے یاد کروں یا نہ کروں	نور جہاں	۷۴
۳۸۔بلما اناڑی۔۔۔	بلقیس خانم	۷۵
۳۹۔رات جوان ہوگئی تیرے شباب کی طرح	احمد رُشدی،ناہید نیازی	۷۷
۴۰۔اے خدا تو ہی بتا،جرم کیا میں نے کیا	آئرن پروین	۷۹

۴۱۔ پیار کا سماں، آرزو جواں	ناہید نیازی	۸۰
۴۲۔ میری نظر میں کیا ہو تم، کیا ہوں میں	رُشدی۔ ناہید نیازی	۸۱
۴۳۔ کیسا ہے یہ جہاں	ناہید نیازی	۸۳
۴۴۔ بل دے کے نہ یوں زلفوں کو جھٹک	احمد رُشدی	۸۵
۴۵۔ او مانجھی رے۔۔۔ لہر لہر آج کوئی گیت سنائے	آئرن پروین	۸۷
۴۶۔ چاند سے چاندنی جدا ہو سکتی ہے	احمد رُشدی	۸۹
۴۷۔ دل ایک بار چاہے تو سو بار دیکھنا	نسیم بیگم	۹۰
۴۸۔ ہونٹوں پہ دل کی بات جو آئے تو کیا کروں	مالا	۹۱
۴۹۔ تمہیں کو چاہے مرا دل، زبان کہے نہ کہے	احمد رُشدی	۹۲
۵۰۔ ہر ایک ستم ہنستے ہوئے ہم نے سہا ہے	آئرن پروین	۹۳
۵۱۔ لیے چلا ہے دل کہاں	احمد رُشدی۔ نجمہ نیازی	۹۴
۵۲۔ ابھی ابھی میں سوچ رہا تھا۔ کیا گاؤں	اے نیّر	۹۶
۵۳۔ یہ رات یہ محفل	نجمہ نیازی	۹۸
۵۴۔ مست مستم یا للہی	نسیم بیگم	۹۹
۵۵۔ آسماں کے تلے۔ پیار کا یہ جہاں	احمد رُشدی	۱۰۰
۵۶۔ دیکھا اے بے رحم آسماں	مالا	۱۰۲
۵۷۔ مرے سامنے آ کے چھپ جانے والے	وہاب خان۔ مہناز	۱۰۳
۵۸۔ دل تڑپے دن ریناں	مالا	۱۰۵
۵۹۔ دل یہاں، نظر وہاں، خیال ہے کہاں	احمد رُشدی	۱۰۶
۶۰۔ زندگی کی ہر خوشی اشکوں میں ڈھل کر رہ گئی	رُشدی۔ آئرن پروین	۱۰۷
۶۱۔ تو ہے خوش نصیب اے دل، تیرے دن بدل گئے ہیں	مالا	۱۰۸
۶۲۔ دل میں چپکے چپکے جاگے تیرا میٹھا میٹھا پیار	احمد رشدی۔ آئرن پروین	۱۰۹
۶۳۔ میرے سینے میں بھی دل ہے کوئی اتنا سمجھے	احمد رشدی۔ نسیم بیگم	۱۱۰
۶۴۔ اس دنیا سے نفرت ہے مجھے	مسعود رانا	۱۱۱
۶۵۔ ساتھی میرے، شام سویرے، محنت اپنا کام	مسعود رانا اور ہمنوا	۱۱۳
۶۶۔ رائت الصبیحاً علیٰ قصراً	رُشدی، ناہید، نجمہ نیازی	۱۱۵

قوالی

۶۷۔ یہ مکھڑے پہ آنچل کہ چندا پہ بادل	بشیر احمد قوال	۱۱۶

شادی کے گیت

۶۸۔ بھولی دُلہنیا کا جیا لہرائے	آئرن پروین اور ہمنوا	۱۱۷
۶۹۔ لال بنی مری موتین والی	نسیمہ شاہین	۱۱۹
۷۰۔ چھوڑ چلی رے سکھی، بابل کا گھروا	آئرن پروین	۱۲۰

لوریاں

۷۱۔ چندا کے ہنڈولے میں	ثریا حیدر آبادی	۱۲۲
۷۲۔ چندا کے ہنڈولے میں	نور جہاں	۱۲۳
۷۳۔ سو جا میری گڑیا، تو کیوں ٹک ٹک جاگے	نور جہاں	۱۲۴
۷۴۔ سو جا میری آنکھوں کے تارے، سو جا راج دلارے	نگہت سیما	۱۲۵
۷۵۔ اماں کی باہوں میں پیارا	رونا لیلیٰ	۱۲۶

شوخ و مزاحیہ نغمے

۷۶۔ میں حُسن کا شیدائی	احمد رُشدی	۱۲۷
۷۷۔ پیار میں ہم اے جانِ تمنا، جان سے جائیں تو مانو گے	احمد رُشدی	۱۲۹
۷۸۔ دونوں طرف ہے آج برابر ٹھنی ہوئی	احمد رُشدی	۱۳۱
۷۹۔ کیوں حضور کیوں، یہ غرور کیوں	احمد رُشدی	۱۳۲
۸۰۔ کیا چیز ہو تم واللہ، شعلہ بھی ہو شبنم بھی	احمد رُشدی	۱۳۴
۸۱۔ یہ نخرے کی کیا بات ہے	احمد رُشدی	۱۳۵
۸۲۔ ہو گئی ہو گئی، محبت ہو گئی	احمد رُشدی	۱۳۷

۸۳۔کہاں چلے عالی جناب۔چھوڑیئے بھی یہ حجاب	احمد رُشدی	۱۳۹
۸۴۔دل میں اِک بات ہے پوچھو تو بتادوں تم کو	احمد رُشدی۔مالا	۱۴۱
۸۵۔ماہ لقا۔۔۔محبوبہ	احمد رُشدی	۱۴۲
۸۶۔تم نے مجھے پہچانا نہیں	احمد رُشدی	۱۴۳
۸۷۔میں ہوں ایک لفنگا	احمد رُشدی	۱۴۶
۸۸۔عشق والوں کا سدا، برا انجام رہا	احمد رُشدی، نسیمہ شاہین	۱۴۸
۸۹۔کھٹی کڑی میں مکھی پڑی، ہائے میری اماں	رُشدی، آئرن پروین	۱۵۰
۹۰۔تالی بجے بھئی تالی بجے	آئرن پروین، شکیل	۱۵۱
۹۱۔ایک تارا، گگو تارا	آئرن پروین، مالا	۱۵۲

قومی اور ملّی نغمے

۹۲۔ہمت سے ہر قدم اُٹھانا تو ہے پاکستانی	احمد رُشدی	۱۵۴
۹۳۔اپنے پرچم تلے، ہر سپاہی چلے	مالا، نسیم بیگم اور ہمنوا	۱۵۵
۹۴۔جارے جارے میرے ڈھول سپاہی، تیرا اللہ نگہبان	نسیمہ شاہین	۱۵۷
۹۵۔میرے بہادر بھیا، تجھ پر ناز کرے تیری بہنا	مہناز	۱۵۹
۹۶۔ساتھیو، مجاہدو، جاگ اٹھا ہے سارا وطن	مسعود رانا اور ہمنوا	۱۶۰
۹۷۔اے دشمنِ دیں تو نے کس قوم کو للکارا	شوکت علی	۱۶۲
۹۸۔آئے تھے بڑے تن کے	مسعود رانا	۱۶۴

دعا

۹۹۔پیاری ماں دعا کرو میں جلد بڑا ہو جاؤں	نسیم بیگم	۱۶۶

فہرست گلوکار

۱۰۰۔وہ گلوکار جنہوں نے حمایت علی شاعر کے نغمات گائے		۱۶۸

عرضِ مرتب

۱۴ جولائی ۱۹۹۶ء کو حمایت علی شاعر کی سترھویں سالگرہ پر ٹیلنٹس گلڈ کے زیر اہتمام مجلّہ ''شخصیت'' کے ''حمایت علی شاعر نمبر'' کی تقریب رونمائی ہوٹل آواری ٹاور کراچی میں منعقد کی گئی تھی (۶۱۶) صفحات پر مشتمل یہ نمبر میں نے ٹیلنٹس گلڈ کے صدر محترم شفیق الزماں کی نگرانی میں مرتب کیا تھا۔اس نمبر میں حمایت صاحب کے مقبول فلمی نغمات کی ایک فہرست بھی دی گئی تھی جو نامکمل تھی۔حمایت صاحب کے پاس بھی ان کے نغمات محفوظ نہیں تھے۔چنانچہ انہیں جمع کرنے کوشش کی گئی۔اکثر احباب نے اس کام میں میرا ہاتھ بٹایا۔سارے نغمات تو اب بھی نہ مل سکے مگر ایک بڑی تعداد ہاتھ آ گئی۔

''تجھ کو معلوم نہیں'' انہی تلاش کئے ہوئے نغمات کا ایک انتخاب ہے۔ہم جانتے ہیں کہ فلم ہمارے معاشرے کے سبھی طبقات کی نمائندہ ہوتی ہے۔ایک اچھا شاعر کہانی کے تقاضوں اور کرداروں کے ماحول کو نظر میں رکھتے ہوئے زباں و بیان کے ایسے قرینے اختیار کرتا ہے کہ ادب کا دامن بھی ہاتھ سے نہیں چھوٹتا اور حقیقت نگاری کا فرض بھی ادا ہو جاتا ہے۔

پاکستان میں حمایت علی شاعر کے علاوہ جن شعرا نے فلمی نغمہ نگاری میں شہرت حاصل کی ان میں قتیل شفائی سے لے کر مسرور انور تک سبھی کا نام نہایت احترام اور محبت سے لیا جاتا ہے۔مگر ان حضرات کے نغمات کا کوئی مجموعہ ابھی تک شائع نہ ہوسکا۔اس کے برعکس ہندوستان میں ساحر لدھیانوی، مجروح سلطان پوری، کیفی اعظمی اور شکیل بدایوانی کے فلمی نغمات کتابی صورت میں شائع ہو چکے ہیں اور لوگ ان کا مطالعہ ادب ہی کے حوالے سے کرتے ہیں۔ادب کے طالب علم جانتے ہیں کہ میر اور نظیر سے لے کر غالب و یگانہ تک کچھ ایسا کلام بھی ہے جس کے بارے میں ''مخصوص ذہن'' کے ناقدین اچھی رائے نہیں رکھتے ہیں۔ان کے نقطہ نگاہ سے اختلاف کیا جاسکتا ہے۔یہ جمہوریت کی صدی ہے اس لیے اب کوئی نواب مصطفٰے خاں شیفتہ، نظیر کو ''عوام کا شاعر'' کہہ کر اس کی عظمت کو گھٹا نہیں سکتا۔ادب کے معیارات بدلتے جا رہے ہیں۔فیض احمد فیض اور حبیب جالب۔۔دونوں محترم شاعر ہیں۔دونوں کا اسلوب مختلف ہے مگر نظریہ حیات ایک ہے فلمی نغمات کا مطالعہ بھی ہم سے اسی وسیع النظری کا مطالبہ کرتا ہے۔

انور جبیں قریشی

میری فلمی شاعری

(پس منظر اور پیش منظر)

میری فلمی شاعری کا آغاز ۱۹۵۱ء کے اوائل سے ہوتا ہے۔

اکتوبر ۱۹۵۰ء میں جب آل انڈیا ریڈیو حیدر آباد (دکن) سے میری ملازمت ختم کردی گئی اور میری بیگم معراج نسیم کو بھی ایک اسکول سے ہٹا دیا گیا تو میں نے احتجاجاً اخبار بیچنے شروع کر دیئے۔ چنانچہ کچھ اہل ادب (قمر ساحری اور وہاب حیدر) اور کچھ عوامی انجمنوں نے ریڈیو کی انتظامیہ کے خلاف آواز اٹھائی اور حیدر آباد اور بمبئی کے اردو اور انگریزی اخبارات نے احتجاجی کالم بھی لکھے۔ یہ سلسلہ دو ماہ تک چلتا رہا اور ایک ہفتہ وار رسالے ''پرواز'' نے مختلف اہل قلم کے بیانات اور رسائل کے اداریوں اور کالموں کو جمع کر کے ۹ نومبر ۱۹۵۰ء کو ایک خصوصی شمارہ شائع کر دیا، حکومتی محکمے تو خاموش رہے لیکن مجھے بمبئی کے ایک رسالے ''نیا محاذ'' کی ادارت کی دعوت مل گئی اور میں اپنی بیگم اور ننھی سی بچی کو اورنگ آباد میں اپنے والدین کے پاس چھوڑ کر بمبئی چلا گیا۔

یہ رسالہ بائیں بازو کی جماعتوں کا ترجمان تھا، مہاراشٹر کے محکمہ اطلاعات نے پریس سے ضمانت کے طور پر ایک بڑی رقم کا مطالبہ کر دیا چنانچہ بادلِ ناخواستہ رسالے کی اشاعت کو ملتوی کرنا پڑا۔ انھیں دنوں مسلم ضیائی بھی بمبئی آئے ہوئے تھے اور اندھیری میں کرشن چندر کے بنگلے میں مقیم تھے۔ ترقی پسند ادیبوں میں صرف کرشن چندر ایسے ادیب تھے جو نسبتاً خوش حال سمجھے جاتے تھے۔ ان کے بنگلے کے اوپر کے حصے میں بمبئی آنیوالے اکثر احباب ٹھہر جاتے تھے۔ ان دنوں ساحر لدھیانوی بھی اپنی والدہ اور نانی کے ہمراہ وہاں قیام پذیر تھے اور ڈرائنگ روم میں سردار ملک (موسیقار انو ملک کے والد) مسلم ضیائی اور اب میں، بھی آ چکا تھا۔

روزگار میرا اولین مسئلہ تھا، والد صاحب جو اورنگ آباد میں ایک پولیس افسر تھے ریاست پر ہندوستان کے قبضے کے بعد ریٹائر کر دیے گئے تھے۔ بہن بھائی چھوٹے تھے، ہماری زمینوں پر بھی کچھ سیاسی لوگوں کی شہ پر ناجائز قبضہ ہو چکا تھا۔ ہمارا گھرانا سخت معاشی مشکلات کا شکار تھا۔ بمبئی میں میرے جاننے والے کم تھے۔ اتفاق سے ''اپٹا'' (انڈین پیپلز تھیٹرز ایسوسی ایشن) میں ایک دن مجھے اوشا مل گئی۔ اوشا میری ریڈیو کی ساتھی تھی۔ اُن دنوں وہ اپنے شوہر کے ساتھ اپٹا میں کام کر رہی تھی۔ یہ وہ دور تھا جب کوریا پر امریکہ نے حملہ کر دیا تھا جسے لوگ تیسری عالمی جنگ کا پیش خیمہ سمجھ رہے تھے۔ ساری دنیا میں امن تحریک چل رہی تھی۔ فرانسیسی مصور پکاسو نے عالمی امن تحریک کی علامت کے طور پر ایک فاختہ کی تصویر بنائی تھی جو امن کے پرچم پر ساری دنیا میں اڑ رہی تھی۔ امن تحریک میں ترقی پسند ادیب بھی شامل تھے۔ روسی اور چینی ادیبوں کے ساتھ فرانس میں لوئی اراگاں، برطانیہ میں ٹی ایس ایلیٹ، شمالی امریکہ میں ہاورڈ فاسٹ' جنوبی امریکہ میں پابلو نرودا اور ترکی میں ناظم حکمت، سبھی یک زبان ہو کر اپنے اپنے انداز میں جنگ کے خلاف لکھ رہے تھے۔ ہندو پاک میں بھی یہی عالم تھا میں نے بھی امن کی حمایت میں کالموں (ہفتہ وار ''پرواز'' حیدر آباد دکن ۱۹۵۰) کے علاوہ ایک طویل نظم ''کوریا'' (مطبوعہ ''آدمیت'' حیدر آباد دکن) بھی لکھی تھی جو مشاعروں میں بھی مجھ سے بہ اصرار سنی جاتی تھی۔ خاص طور پر اس کا ایک مصرعہ ؎

تم اس جانب سے آؤ' ہم تلنگانے سے آتے ہیں

زبان زد خاص و عام تھا۔ اوشا نے اسی مصرعہ کو پڑھتے ہوئے ایک دن مجھ سے فرمائش کی۔ ''حمایت، ایک سیاسی بھجن بھی لکھ دو، پھر ہم سب مل کر تلنگانے سے کوریا چلیں گے''۔ میں ہنس پڑا اور وعدہ کر لیا۔ امن تحریک کے سلسلے میں وہ ''اپٹا'' میں ایک بھجن اسٹیج کرنا چاہتی تھی۔ میں نے جو ''بھجن'' لکھا اس کا مکھڑا تھا ؎

ڈالر دیس کے راجہ، او سب راجوں کے رکھوالے
کٹھن گھڑی ہے ہم بھگتوں پر آ کر ہمیں بچالے
او سب راجوں کے رکھوالے

اُسے اسٹیج پر اس طرح پیش کیا گیا تھا کہ پس منظر میں ایک پردے پر بمباری سے تباہ شدہ شہروں کا ملبہ پینٹ کیا گیا تھا اُس کے سامنے ڈالروں کے ڈھیر پر امریکہ کے صدر ٹرومین کی مورتی کھڑی کی گئی تھی۔ اُس کے کئی ہاتھ اور ہر ہاتھ میں جنگی ہتھیار، مورتی کے اطراف امریکہ کے پٹھو حکمران (چنگ کائی شیک، شاہ ایران، ہندوپاک کے کچھ لیڈر اور مشرقِ وسطیٰ کے بعض بادشاہ) بیٹھے یہ بھجن گا رہے تھے۔ اپٹا کے شاعر و موسیقار پریم دھون نے اِس بھجن کی دُھن ایسی پیاری بنائی تھی کہ جس نے سنا یا اسٹیج پر یہ منظر دیکھا اُسے یاد ہوگیا (یہ بھجن میرے پہلے مجموعۂ کلام ''آگ میں پھول'' کے دوسرے ایڈیشن (مطبوعہ ۱۹۸۰ء) میں اپٹا کے حوالے سے شامل ہے اور میں نے اپنی منظوم خودنوشت سوانح حیات ''آئینہ در آئینہ'' (مطبوعہ ۲۰۰۱ء) میں بھی اس واقعہ کا تفصیلی اظہار کیا ہے۔)

اس بھجن کا ایک فائدہ تو یہ ہوا کہ ساؔحر صاحب کے کہنے پر سردار ملک نے میوزک ڈائریکٹر حسن لال بھگت رام سے مجھے ملایا جو ان دنوں ایک فلم ''اسٹیج'' کی میوزک دے رہے تھے (سردار ملک ان کے اسسٹنٹ تھے) مجھے ''اسٹیج'' کا ایک گانا لکھنے کا موقع ملا مگر اس شرط پر کہ اسکرین پر میرا نام نہیں ہوگا۔ سارے گانے سرشار سیلانی لکھ رہے تھے اس لیے صرف انہیں کا نام ہوگا اور گانے کا معاوضہ مجھے دو سو روپے ملے گا۔ فلم انڈسٹری میں مجھے کوئی جانتا بھی نہیں تھا۔ ساؔحر صاحب کی سفارش بھی اس لیے قبول کر لی گئی تھی کہ ان کی فلم ''بازی'' کے گانے ہٹ ہو چکے تھے (بازی ساحر صاحب کی پہلی فلم تھی) اور اے آر کاردار نے بھی ان سے اپنی نئی فلم ''نوجوان'' کا کانٹریکٹ کر لیا تھا۔

مجھے تو اس دور میں صرف ایسے کام کی ضرورت تھی جو میرے معاشی مسائل میں مددگار ثابت ہو۔ کبھی کبھی آل انڈیا ریڈیو بمبئی میں رفعت سروش بھی کسی پروگرام میں بُک کر لیتا مگر ''میر حمایت'' کے نام سے تاکہ ریڈیو کے صاحبانِ اقتدار کو شبہ نہ ہو کہ یہ وہی نوجوان ہے جس نے اخبار بیچ کر آل انڈیا ریڈیو حیدرآباد کو بدنام کر دیا تھا۔ لیکن دو ایک مہینے ہی یہ سلسلہ چل سکا۔ ایک دن حیدرآباد ریڈیو کے ڈائریکٹر جی ایم شاہ نے مجھے اسٹوڈیو میں دیکھ لیا اور انھوں نے احساس دلایا

کہ اس طرح رِفعت سروش کی ملازمت پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے آل انڈیا ریڈیو کا راستہ ہی چھوڑ دیا۔

بھجن کے اسٹیج ہوتے ہی بمبئی کی سی آئی ڈی اوشا اور پریم دھون کو تلاش کرنے لگی، وہ انڈر گراؤنڈ جا چکے تھے۔ اندیشہ تھا کہ میری بھی کوئی نشاندہی نہ کر دے اس لیے مسلم بھائی کے مشورے پر میں کچھ دنوں کے لیے اورنگ آباد چلا گیا۔ میری غیر موجودگی میں فلم کا گانا ریکارڈ ہوا ؎

دل مچلنے لگا، جاگ اٹھیں دھڑکنیں
تیری آنکھوں میں کیا آج کی رات ہے

والد صاحب چونکہ پولیس میں رہ چکے تھے اس لیے انہیں فکر تھی کہ کہیں میں گرفتار نہ کر لیا جاؤں اس لیے ان کے اور بعض دوسرے رشتہ داروں کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اپنے دو ایک ہم عمر عزیزوں کے ساتھ میں کھوکھرا پار کے راستے جون یا جولائی ۱۹۵۱ء میں پاکستان آ گیا۔

ریڈیو پاکستان کراچی میں میرے کچھ پرانے ساتھی پہلے ہی کام کر رہے تھے۔ بزرگوں میں احمد عبدالقیوم اور مرزا ظفر الحسن اور دوستوں میں وراثت مرزا، جہاں آرا سعید، عبدالماجد اور بدر رضواں وغیرہ، مجھے بھی کانٹریکٹ پر کام مل گیا اور میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ قائداعظم کے مزار (اس وقت تک مقبرہ نہیں بنا تھا) کے اطراف جیل تک جو جھونپڑیاں بنی ہوئی تھیں انہیں میں، قائد آباد کے قریب اسلام آباد (موجودہ کشمیر روڈ) کے پاس پچاس روپے میں ایک جھونپڑی خرید کر رہنے لگا۔ بعد ازاں مجھے معلوم ہوا کہ ان جھونپڑیوں میں علم و ادب کی بعض بڑی بڑی شخصیتیں بھی آباد تھیں۔

کراچی میں میرا دل نہیں لگتا تھا۔ حالات ایسے تھے کہ اپنی فیملی کو بھی بلا نہ سکتا تھا۔ کچھ مہینے اسی عالم میں گزر گئے۔ کھوکھرا پار کا راستہ بند ہونے کی وجہ سے اب صرف مشرقی پاکستان کے راستے ہندوستان جایا جا سکتا تھا جو بہت مہنگا سفر تھا۔ کراچی سے چٹاگانگ پانی کے جہاز سے اور پھر بذریعہ ٹرین کلکتہ اور پھر بمبئی۔۔۔۔ کئی دنوں کا سفر۔۔۔۔ ریڈیو سے مجھے صرف سو ڈیڑھ سو

روپے مہینہ ملتے تھے۔ اکثر کانٹریکٹ ختم ہوجانے پر صبح وشام کے مسائل سے بھی دوچار رہتا۔ میری اس دور کی شاعری میرے تمام احساسات اور جذبات کی گواہ ہے جو ''آگ میں پھول'' میں موجود ہے۔

ایک دن یکا یک صہبا لکھنوی کی معرفت مجھے ساحر صاحب کا خط ملا جس میں یہ اطلاع تھی کہ ''اسٹیج'' فلم ریلیز ہوگئی اور اس کا صرف وہی گانا ہٹ ہوا جو میں نے لکھا ہے تھا لیکن اس پر میرا نام نہ ہونے کی وجہ سے کسی کو یہ معلوم نہ ہوسکا کہ وہ میرا لکھا ہوا ہے مگر مخصوص حضرات جانتے تھے اور خاص طور پر میوزک ڈائریکٹر صاحبان ۔۔۔۔۔ سردار ملک کو بھی کسی فلم کا چانس مل گیا تھا۔ ساحر صاحب نے اپنے خط میں خفگی کا بھی اظہار کیا تھا کہ میں انہیں بتائے بغیر پاکستان آگیا۔ انہوں نے مجھے کسی طرح فوراً واپس آنے کے لیے لکھا تھا (یہ خط جون ۱۹۵۲ء کا تھا) میں نے میاں افتخار الدین کے اخبار ''امروز'' جو اِن دنوں کراچی سے بھی نکلتا تھا، کے آفس جا کر ابراہیم جلیس کو ساحر صاحب کا خط دکھایا اور ان سے مشورہ کیا۔

''ساحر صاحب پاکستان بننے کے بعد انڈیا ضرور گئے تھے مگر وہ دن اور تھے۔ تم نہیں جاسکتے۔ تم ریڈیو پاکستان سے وابستہ ہو تمہارا نام نشر ہوتا رہتا ہے اور حیدرآباد دکن کے اخبار ''سیاست'' میں ریڈیو پاکستان سے تمہاری وابستگی کی خبر بھی چھپ چکی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ تم اپنی فیملی کو یہیں بلوا لو'' جلیس صاحب نے مزید بتایا کہ اب پرمٹ سسٹم رائج ہوگیا ہے یہ پرمٹ وزارتِ داخلہ کے آفس سے ملے گا۔ اتفاق سے وہاں میرا طالب علمی کے زمانے کا دوست محمد میاں مالاباری متعلقہ شعبے میں افسر تھا۔ اس نے حالات کی نزاکت سے مجھے آگاہ کیا اور میری بیگم اور بیٹی کے پرمٹ کے سلسلے میں کارروائی شروع کردی۔ میں نے ساحر صاحب کو معذرت کا خط لکھا اور پرمٹ حاصل ہونے کے بعد اورنگ آباد بھیج دیا۔ اکتوبر ۱۹۵۲ء میں کچھ عزیزوں کے ساتھ میری بیگم بحری جہاز سے پاکستان آگئیں (ان واقعات کا ذکر ''آئینہ در آئینہ'' میں بھی ہے)۔

۱۹۵۵ء میں حیدرآباد سندھ میں ریڈیو اسٹیشن کھلا تو میں نے اپنا تبادلہ وہاں کرالیا اور باضابطہ زندگی شروع کردی، میں لطیف آباد کے ایک کوارٹر میں رہتا تھا۔ میرے تین

بچے تھے اور چوتھے کی آمد آمد تھی، تنخواہ صرف دوسو روپے ماہانہ۔ مشاعروں سے تھوڑی بہت فاضل آمدنی ہوجاتی مگر برائے نام، اسی زمانے میں، میں نے اپنے دوست عبدالعزیز خالد (انکم ٹیکس افسر) کی اعانت سے دوماہی رسالہ ''شعور'' جاری کیا اور کسی طرح اپنا پہلا مجموعہ کلام ''آگ میں پھول'' بھی چھپوا دیا۔ کچھ ماہ بعد کراچی سے فلم ڈائریکٹر رفیق چمن کا فون آیا۔ وہ اس کتاب کی ایک نظم ''غمِ رائیگاں'' کے کچھ اشعار اپنی فلم ''بہن بھائی'' میں نغمے کی صورت میں استعمال کرنا چاہتے تھے۔ میں کراچی گیا، بہت تپاک سے ملے، میں نے ان کی مرضی کے مطابق اشعار کو نغمے کی صورت دے دی۔ انہوں نے نہایت سلیقے اور محبت کے ساتھ مجھے ایک لفافہ بھی پیش کیا جس میں دوسو روپے رکھے ہوئے تھے۔ میں یوں خوش تھا کہ یہ میرے مہینے بھر کی تنخواہ تھی جو مجھے صرف ایک گانے کے عوض ملی تھی۔ ان کی گفتگو سے امید بندھی تھی کہ شاید دیگر گانے بھی وہ مجھی سے لکھوائیں مگر وہ فلم کاغذی تیاری سے آگے نہ بڑھ سکی۔ ریڈیو پاکستان کراچی میں ایک بہت پڑھے لکھے میوزک ڈائریکٹر تھے۔ مہدی ظہیر، لکھنو کے بہت اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے کراچی کے قیام کے زمانے میں مرزا ظفر الحسن کی نگرانی میں مجھ سے ایک غنائیہ بھی لکھوایا تھا ''کلفٹن کی ایک شام'' جس کے لیے ہم نے کلفٹن کی سیر بھی کی تھی اور ہر زاویے سے سمندر کے کنارے اس تفریح گاہ کا مشاہدہ کیا تھا۔ اس غنائیے میں سنجیدہ گیتوں کے علاوہ کچھ تفریحی نغمات بھی تھے۔ مثلاً بندر نچانے والے کا گیت اور ایک ٹھیلے پر چنے پکوڑی بیچنے والے کا نغمہ وغیرہ۔ مہدی ظہیر نے بڑی خوبصورت دھنیں بنائی تھیں۔ ایک سنجیدہ نغمہ خود بھی گایا تھا ۔

ایک دلِ ویراں کا سہارا
ساگر تیرا کنارا

دوسرے سنجیدہ اور مزاحیہ گیت مختلف گلوکاروں اور احمد رشدی سے گوائے تھے ۔ بندر نچانے والے کے گیت کا مکھڑا تھا ۔

ناچ چھنا چھن ناچ
کہ ناچے سارا جگ سنسار
چھنا چھن ناچ

اور دوسرے گانے کے بول تھے ۔

چنے پکوڑی دہی بڑے جو میرے کھا کر جائے
زمانہ گیت اسی کے گائے

یہ غنائیہ لوگوں کو اتنا پسند آیا کہ دو تین بار نشر کیا گیا۔حیدر آباد ریڈیو پر بھی میں نے کئی غنائیے لکھے تھے جن میں ایک ''تحریک پاکستان'' سے متعلق بھی تھا اس کے گیتوں کی دھنیں مہدی ظہیر کے اسسٹنٹ خلیل احمد نے بنائی تھیں ۔یہ غنائیہ ''نوید انقلاب'' کے نام سے نشر ہوا (ابھی حال ہی میں منصور عاقل کے رسالہ ''الاقربا'' اسلام آباد کے اپریل تا جون ۲۰۰۲ء کے شمارے میں بھی شائع ہو چکا ہے)مہدی ظہیر نے لکھنؤ یونی ورسٹی سے عربی میں ایم اے کیا تھا اور خلیل احمد نے گورکھپور یونی ورسٹی سے ادبیات میں،ہم تینوں ریڈیو پاکستان کراچی میں ملے اور پھر زندگی بھر ایک دوسرے کے ساتھ رہے (اب دونوں اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں)خلیل احمد کی آرزو تھی کہ اسے کسی فلم کی میوزک کا چانس مل جائے ،ایک آدھ موقع ملا بھی تھا تو فلم نہ بن سکی گویا ہم دونوں ایک ہی کشتی میں سوار تھے۔ایک دن حیدر آباد میں اُس کا فون آیا۔''میں تمہاری مشہور نظم ''ان کہی'' کو ایک فلم میں استعمال کر رہا ہوں ۔اجازت ہے؟''۔

''لاحول ولاقوۃ،اجازت کی کیا ضرورت ہے،میرا سارا کلام تمہارا ہے''اُسے ایک فلم ''آنچل'' میں میوزک دینے کا چانس مل گیا تھا،کہانی ابراہیم جلیس نے لکھی تھی اور ڈائریکٹر الحامد تھے، دونوں حیدر آبادی ۔ پروڈیوسر البتہ دہلی کے ایک بہت ہی شریف آدمی فرید احمد تھے۔وہ غائبانہ ہم سب کے عاشق تھے۔''ان کہی'' اکثر مشاعروں میں سن چکے تھے ۔

تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم

خلیل احمد نے ''ان کہی'' کے بعض اشعار کے ساتھ میری ایک اور نظم ''پرتو'' کے کچھ اشعار ملائے اور ایک نغمہ تیار کیا اور لاہور جا کر ایورنیو اسٹوڈیو میں سلیم رضا کی آواز میں ریکارڈ کروایا، دھن اتنی اچھی تھی کہ ہر طرف دھوم مچ گئی تھی۔فرید صاحب نے سارے گانے مجھی سے لکھوائے۔اس دوران احمد رشدی بھی ہماری ٹیم میں شامل ہو گیا تھا وہ بھی حیدر آبادی تھا، ایک

دن اس نے ایک دکنی لوک (عوامی) گیت سنایا۔

کھٹی کڑی میں مکھی پڑی اگے میری اماں

فرید صاحب پھڑک اٹھے،جلیس اور الحامد نے بھی اصرار کیا کہ اس کو فلم میں شامل کر لیا جائے مگر مسئلہ یہ تھا اس کے اکثر بول دکنی تھے جو یہاں کسی کی سمجھ میں نہ آسکتے تھے۔ابراہیم جلیس نے مجھ سے کہا کہ تم اسے ''مشرف بہ اردو'' کردو۔''میں مزاحیہ نہ لکھ سکوں گا۔میں نے معذرت چاہی'' ''تم سب کچھ کر سکتے ہو یار، ریڈیو پر بندر نچوا سکتے ہو،چنے پکوڑی بکوا سکتے ہو۔ایک دکنی گیت کو اردو کا ''جوکر''،نہیں بنا سکتے؟''،خلیل نے کہا۔فرید صاحب کی بھی یہی خواہش تھی،انہوں نے مجھ سے کہا''آدمی کو ہر کام کی مہارت ہونی چاہیے، دیکھو!میں فلم وادب کی الف ب نہیں جانتا اور آپ ایسے ادیبوں اور شاعروں کو لے کر فلم بنا رہا ہوں،ہم سب کا یہ پہلا تجربہ ہوگا اور انشا اللہ کامیاب ہوگا''ابراہیم جلیس،الحامد اور احمد رشدی نے بھی جب اصرار کیا تو میں آمادہ ہو گیا اور میں نے اردو محاوروں کی مدد سے ایک مزاحیہ ''دوگانا'' لکھ دیا۔محاورے تھے ۔

کام کا نہ کاج کا ڈھائی سیر اناج کا
چھوٹا منہ اور بات بڑی یا باتیں بنانا بڑی بڑی
اور عقل بڑی یا بھینس بڑی۔۔وغیرہ وغیرہ

یہ دوگانا احمد رشدی اور آئرن پروین نے گایا تھا اور لہری اور پنا پر فلمایا گیا۔گانا اتنا مقبول ہوا کہ آج تک لوگوں کو یاد ہے اور میری جان یوں مصیبت میں رہی کہ ''بعض لوگوں کے اکسانے'' پر اکثر مشاعروں میں بھی اس کی فرمائش کر دی جاتی تھی، بڑی مشکل سے جان چھڑاتا تھا۔اس دوران کراچی میں ایک آرٹ فلم ''اور بھی غم ہیں''بن رہی تھی۔اس میں میرے بچپن کا دوست اسد جعفری (فلم جرنلسٹ) ہیرو تھا اور ایک باغی شاعر کا کردار ادا کر رہا تھا۔فلم کے مصنف دانش دیروی اور ہدایت کار اے ایچ صدیقی کی فرمائش پر میں نے اس کا تھیم سانگ ایک نظم کی صورت میں لکھا اور میوزک ڈائریکٹر استاد نتھو خاں اور اسد جعفری کی فرمائش پر اپنے ترنم میں اسے ریکارڈ کروا دیا جو اسد جعفری پر فلمایا گیا تھا''اور بھی غم ہیں'' ۱۵ اگست ۱۹۶۰ء کو ریلیز ہوئی اور اس

فلم کو پاکستان میں پہلا ''صدارتی ایوارڈ'' دیا گیا۔

آنچل میں ایک اور تجربہ بھی کیا گیا، احمد رشدی سے ایک سنجیدہ نغمہ گوایا گیا۔

کسی چمن میں رہو تم، بہار بن کے رہو

''آنچل'' کے سبھی گانے مقبول ہوئے تھے مگر یہ گانا سپر ہٹ تھا اور اسی پر مجھے ۶۲ء کا ''نگار ایوارڈ'' عطا ہوا۔ پہلی ہی فلم پر بہترین نغمہ نگاری کا ایوارڈ! حاسدین کے سینے پر سانپ لوٹنے کے مترادف تھا چنانچہ ہفت روزہ ''کردار'' اور ''نگار'' میں میرے خلاف مسلسل مراسلے چھپنے لگے ایک بحث چھڑ گئی جو تین ماہ تک جاری رہی۔ یہ تمام بحثیں ایک کتابچے ''کسی چمن میں رہو'' کے نام سے ۱۹۶۴ء میں شائع ہو چکی ہے۔ ہمارے ادب میں ایسی مثالیں عام ہیں اور میرے ساتھ میرے ''رقیبانِ روسیاہ نے'' بڑے بڑے تماشے کیے ہیں اگر کوئی صاحب ایسی کتابیں پڑھنے کا شوق رکھتے ہوں تو حسبِ ذیل کتابیں پڑھ لیں۔

۱۔ چراغ بکف — مرتب: حمایت علی شاعر (۱۹۸۴ء)

۲۔ احوال واقعی — مرتب: پروفیسر مرزا سلیم بیگ (۱۹۹۴ء)

۳۔ بارشِ سنگ سے بارشِ گل تک — مرتب: پروفیسر رعنا اقبال (۲۰۰۲ء)

میرے مقالات اور مباحث کے مجموعے ''شخص و عکس'' ۱۹۸۴ء میں بھی ''تزکیہ'' کے عنوان سے میرے جوابی مضامین پڑھے جا سکتے ہیں۔ محولہ بالا کتابوں میں تمام متنازعہ تحریریں تاریخ وار اشاعتی حوالوں کے ساتھ جمع کر دی گئی ہیں۔ یہ تحریریں ہمارے ایک دور کی ذہنیت کا آئینہ دکھاتی ہیں۔ 1962ء میں، میں نے ریڈیو کی ملازمت چھوڑ دی۔ ۱۹۶۳ء میں سنتوش کمار اور صبیحہ کی فلم ''دامن'' ریلیز ہوگئی۔ اسکے نغمے بھی بہت مقبول ہوئے اور فلم بھی، مجھے اسکے نغمے

نہ چھڑا سکو گے دامن نہ نظر بچا سکو گے

پر بھی ۱۹۶۳ء کا بہترین نغمہ نگار کا ''نگار ایوارڈ'' ملا اور ۱۹۶۴ء میں ''کنیز'' کے ایک دوگانے

جب رات ڈھلی تم یاد آئے
ہم دور نکل آئے، اس یاد کے سائے سائے

پر ''مصور ایوارڈ'' سے نوازا گیا۔ ان اعزازات کا ردعمل تو ہونا ہی تھا۔ ''ہماری برادری'' نے خوب خوب اپنے ''ظرف'' کا مظاہرہ کیا اور میری شہرت کو داغدار کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن اللہ کے فضل و کرم سے میرا اور خلیل احمد کا نام فلمی دنیا میں اتنا معتبر ہو چکا تھا کہ ہمارے نام پر ہی فلم کا سودا ہو جایا کرتا تھا۔ چنانچہ ۱۹۶۴ء میں، میں نے بحیثیت فلم ساز اپنی ذاتی فلم ''لوری'' کا اعلان کر دیا۔ اس کے ڈائریکٹر سید سلیمان تھے، کہانی ذاکر حسین کی تھی اور مکالمے احمد ندیم قاسمی نے لکھے تھے۔ فلم کے سبھی گانے ہٹ ہوئے اور فلم بھی سپر ہٹ ہوئی۔ میرا نام بحیثیت فلم ساز بھی اہم ہو گیا۔ اب نہ سرمائے کی کمی تھی نہ مقبولیت کی، میں گانے بھی لکھتا تھا، مکالمے اور اسکرین پلے بھی۔ معاوضہ ہزاروں میں ملنے لگا اور ''لوری'' کی کامیابی نے تو قسمت ہی بدل دی تھی۔ لیکن ملک کے ''سیاست داں'' بھی اپنا ہنر دکھا رہے تھے۔ ۶۵ میں ہندوستان سے جنگ ہوئی جو سترہ دن چلی۔ حاصل کچھ نہ ہوا۔ کشمیر اپنی جگہ رہا اور ہم اپنی دانست میں فتح مند و کامراں۔ سڑکیں اور شاہراہیں شہیدوں کے نام سے منسوب ہو گئیں۔ فیلڈ مارشل ایوب خان کے بعد جنرل یحییٰ خان آ گئے۔ ۷۱ء میں ہم آپس میں لڑ پڑے، مشرقی پاکستان پر فوج نے چڑھائی کر دی، ہندوستان نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور ''بنگلہ دیش'' بن گیا۔ ہمارے ۹۳ ہزار فوجی گرفتار کر لیے گئے۔ ذوالفقار علی بھٹو نے انہیں رہائی دلائی۔ جنرل ضیاء الحق آ گئے۔ وہ گیارہ سال تک براجمان رہے اور ملک کہیں سے کہیں پہنچ گیا۔

ملک ٹوٹ جانے کے بعد مارکیٹ بھی آدھی رہ گئی تھی، فلمسازی مشکل ہو گئی۔ ٹی وی پر انڈیا کی فلم نے یلغار کر دی۔ اس کے مقابلے کے لیے کلر فلمیں بننے لگیں جو ناکام ہوتیں تو فلم ساز کے ساتھ ڈسٹری بیوٹر کو بھی لے بیٹھتیں۔ میں نے ''چھوٹی مارکیٹ'' کے خیال سے بلیک اینڈ وائٹ فلم بنانے کا فیصلہ کیا اور بحیثیت فلم ساز اور ہدایت کار پہلے ''منزل ہے کہاں تیری'' کے نام سے ایک فلم لاہور میں شروع کی مگر چند وجوہات کی بنا پر وہ ادھوری رہ گئی، میں کراچی آ گیا پھر ''گڑیا'' کی ابتدا کی۔ اس کی تکمیل تک فلم بینوں کو کلر فلموں کا چسکہ لگ چکا تھا اور ٹی وی بھی رنگین ہو گیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میری فلم کا سودا ہونے کے باوجود سینما ہال ملنے مشکل ہو گئے۔ کوئی ڈسٹری بیوٹر سینما کرائے پر لے کر فلم چلانے پر آمادہ نہ تھا۔ اس میں یک طرفہ نقصان کا اندیشہ تھا۔ چنانچہ یہ

خطرہ مول نہ لیا جا سکا اور فلم ریلیز نہ ہو سکی۔ میں بھی اس ماحول سے دل برداشتہ ہو چکا تھا، فلم سازی کے سبب نغمہ نگاری بھی کم ہو گئی تھی اور سب سے بڑا پہلو جو نہایت سنجیدگی سے ہمارے زیرِ غور تھا یہ کہ بچے بڑے ہو چکے تھے۔ وہ کالج اور یونی ورسٹی میں پڑھ رہے تھے۔ ایک دن بیوی نے کہا۔

''آپ نے تو فلمی دنیا میں رہتے ہوئے اپنی اعلیٰ تعلیم مکمل کر لی، کیا ہمارے بچے یہ کام کر سکیں گے۔؟''

۶۴ء میں جب میں ''لوری'' بنا رہا تھا تو میں نے سندھ یونی ورسٹی سے نہ صرف ایم اے کیا بلکہ پی ایچ ڈی کے لیے بھی خود کو رجسٹرڈ کروا لیا تھا۔ یہ اور بات کہ فلمی مصروفیات ہی نے مجھے پابند نہ رہنے دیا اور میں ''ڈاکٹریٹ'' مکمل نہ کر سکا۔ دس سال گزر گئے۔ ۷۴ء میں، میں نے فلم انڈسٹری چھوڑ دی اور کٹی پتنگ ہو کر رہ گیا، بس ایک ہی آرزو تھی کہ بچے اعلیٰ تعلیم پا لیں۔ ہمارا فلمی ماحول ایسا نہیں کہ اگر کوئی بیٹا یا بیٹی اس میں دلچسپی لینے لگے تو معاشرے کے لیے قابل قبول ہو سکے۔ اکثر فلم اسٹاروں نے اپنے بچوں کو فلمی دنیا سے دور رکھا ہے۔ دوسری بات یہ کہ فلمی دنیا میں تعلیم کا فقدان ہے۔ چند ایک پڑھے لکھے لوگ تھے بھی تو وہ اپنی ذات میں سمٹ کر رہ گئے تھے۔ یہاں انڈیا جیسا ماحول نہیں ہے۔ میری بیگم نے ان سب مسائل پر نظر رکھتے ہوئے بہت دور تک سوچا اور مجھے آگے جانے سے روک دیا میں نے بھی اسٹوڈیو کی بجائے یونی ورسٹی کی راہ لی اور سندھ یونی ورسٹی میں پڑھانے لگا۔

آج خدا کا فضل ہے میرے آٹھوں بچے (چار بیٹے اور چار بیٹیاں) سبھی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ میری بیگم نے سب کو منزل پر پہنچا دیا، سب اپنے اپنے گھر کے ہو گئے۔ اور میری رفیق حیات معراج نسیم ۔۔۔ گزشتہ سال ۲۱ نومبر ۲۰۰۲ء کو ٹورنٹو (کینڈا) میں انتقال کر گئیں۔ میرے بچوں نے اپنی بساط سے زیادہ کوشش کی، علاج کے لیے امریکہ اور کینیڈا لے گئے۔ مگر وہی ہوا جو خدا کو منظور تھا۔ ٹورانٹو کے پکرنگ کے قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

آسماں اُس کی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اِس گھر کی نگہبانی کرے

میں نے مجموعی طور پر دس، پندرہ سال فلم انڈسٹری میں گزارے، بے شمار فلمی نغمات لکھے

مگر انہیں محفوظ نہیں رکھ سکا، ریڈیو کی ملازمت کے دوران بھی بے شمار گیت اور قومی نغمے لکھے۔ کئی غنائیے اور منظوم ڈرامے تحریر کیے۔ نثر میں بھی اسٹیج اور ریڈیو کے کئی ڈرامے لکھے جن میں (فلم میں جانے سے پہلے) محمد علی اور مصطفیٰ قریشی کے علاوہ کئی شاعروں اور ادیبوں نے بحیثیت اداکار بھی کام کیا۔ یہ تخلیقات رسائل میں بھی بہت کم شائع ہوئیں۔ مجھے اتنا وقت ہی نہیں ملا کہ میں ان پر نظر ثانی کرتا۔ مجھے ہمیشہ یہ خیال رہا کہ کسی وقت اطمینان سے بیٹھ کر اپنی تخلیقات پر تنقیدی نظر ڈالوں گا اور ضروری ترمیم و تنسیخ کے بعد اشاعت کے لیے دوں گا، دیکھتے دیکھتے نصف صدی گزر گئی۔ اب ہر چیز توجہ سے دیکھی ہے تو اندازہ ہوا ہے کہ میری پچاس فیصد سے زیادہ تحریریں غیر مطبوعہ ہیں۔ اس دوران پروفیسر رعنا اقبال نے کراچی یونیورسٹی سے مجھ پر پی ایچ ڈی کا پروگرام بنا لیا اور جو چیزیں منتشر تھیں انہیں یکجا کرنے لگیں۔ اِن فلمی نغمات کی یکجائی میں بھی اُن کی کوششوں کا بڑا دخل ہے۔ اُنھوں نے بڑی محنت سے بہت سے نغمے جمع کیے۔ رعنا کے علاوہ میرے ایک رفیقِ دیرینہ شاہین اقبال بھی ہیں جو ہندوستان اور پاکستان میں برسوں فلم انڈسٹری سے متعلق رہے۔ ریڈیو پاکستان کراچی میں بھی میرے ساتھ تھے۔ فلمی نغموں کی تلاش میں انھوں نے بھی بہت مدد کی، کراچی میں ایک اور صاحب مرزا وقار بیگ بھی ہیں جو وحید مراد اور احمد رشدی کے پرستار ہیں۔ انہوں نے بھی کئی فلموں کے بک لٹ اور نغمات کے ریکارڈ فراہم کیے، ایک اور دوست فلم ڈسٹری بیوٹر احسان ہیں جو فیصل آباد میں رہتے ہیں۔ میرے نغمات کے لیے بار بار لاہور گئے اور ہر ممکن ذریعے سے نغمات جمع کیے۔ ان تمام نغمات کو پڑھنا اور درست نقل کروانا بھی بڑا کام تھا اور ان کا انتخاب اپنے آپ کو امتحان میں ڈالنے کے مترادف تھا چنانچہ یہ کام بھی دوستوں نے کیا۔ میں ان سب کا شکر گزار ہوں۔

ایک دن اس کتاب کے مرتب برادرم انور جبیں قریشی اور نگران عزیزم شفیق الزماں نے خواہش ظاہر کی کہ نہ صرف مقبول نغمات چنے جائیں بلکہ موسیقی اور فلم کی مختلف ضرورتوں اور خصوصیات کو نظر میں رکھتے ہوئے ہر قسم کا نغمہ منتخب کیا جائے۔ فلم چونکہ ہماری سوسائٹی کے ہر طبقے کی نمائندہ ہوتی ہے اس لئے نغمہ نگار کو کہانی کے کرداروں کی ذہنی سطح اور سماجی پس منظر نگاہ میں رکھ

کرنغمہ لکھنا پڑتا ہے ۔ جہاں تک ادبی معیار کا مسئلہ ہے تو وہ بھی متاثر ہوتا ہے۔ ہمارے بڑے بڑے شاعروں نے بھی ہر قسم کی شاعری کی ہے بقول مولانا حسرت موہانی ''شاعری عاشقانہ بھی ہوتی ہے اور عارفانہ بھی ۔ عامیانہ بھی ہوتی ہے اور فاسقانہ بھی، ہر ایک کے اظہار کے کچھ آداب ہوتے ہیں''۔ میرؔ سے لیکر علامہ اقبالؔ اور جوشؔ ملیح آبادی سے لے کر فیضؔ تک ایسی مثالیں موجود ہیں۔ علامہ اقبال نے اپنی کئی تخلیقات کو رد بھی کر دیا تھا مگر ان کے پرستاروں نے انہیں پھر سے جمع کر کے ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا۔ فلمی نغمات کے انتخاب میں تھوڑی سی رعایت بھی ملحوظ رکھنی چاہیے چنانچہ یہ سارا انتخاب اسی نقطہ نگاہ سے کیا گیا ہے۔

اب فیصلہ آپ کریں گے کہ یہ کتاب ادب، فلم اور معاشرے میں کس نگاہ سے دیکھی جائے گی کیونکہ آج کے جمہوری دور میں بھی ہمارے ادب اور ہمارے معاشرے میں ''برہمن اور شودر'' کا فرق موجود ہے۔ ہمارے ذہن بھی طبقاتی ہیں اور ہماری نفسیات بھی ۔لوگ کہتے ہیں کہ میں نے فلمی نغمات کے ادبی معیار کو بھی بڑھایا ہے اور ان نغمات کی معرفت معاشرے پر تنقید بھی کی ہے۔ شاید آپ کو بھی اُن سے اتفاق ہو۔

حمایت علی شاعر

۳ جون ۲۰۰۳ء

شاعرؔ کی فلمی شاعری

(محترم الیاس رشیدی کا تحریر کردہ یہ مضمون مجلّہ ''شخصیت'' کے ''حمایت علی شاعر نمبر'' کی تقریب رونمائی کے موقع پر پڑھا گیا تھا)

برصغیر انڈو پاک کی فلموں میں نغمہ نگاری کا آغاز ایسے نغمہ نگاروں سے ہوا تھا جو صرف تُک بند تھے اور ان کا حقیقی شاعری سے قطعاً کوئی تعلق نہ تھا۔ انہیں فلمی دنیا میں بھی ''منشی جی'' کہا جاتا تھا اور یہ سلسلہ مدتوں تک چلتا رہا۔ اس لئے کہ نہ تو فلم سازوں ہی نے اردو ادب کے مستند شعراً کو نغمہ نگاری کی دعوت دی اور نہ ہی شعراء حضرات نے فلمی دنیا کی طرف توجہ دی تھی۔ اس دور کے فلم ساز یہ جانتے تھے کہ نامور شعراء نہ تو ہمارے اشاروں پر چلیں گے اور نہ ہی وہ اپنے کام میں ہماری مداخلت برداشت کریں گے اور ان کے ساتھ وہ سلوک بھی روا نہ رکھا جا سکے گا جو ''منشی حضرات'' کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے اور پھر انہیں معاوضہ بھی بھرپور ادا کرنا پڑے گا اور اس کے برعکس اس دور کے شعراء کرام فلمی دنیا کو بہت بری اور جاہلوں کی دنیا تصور کرتے تھے۔ متحدہ ہندوستان میں اس جمود کو سب سے پہلے حضرت علامہ آرزو لکھنوی مرحوم نے توڑا تھا۔ انہوں نے لکھنو سے کلکتہ جا کر فلموں کے لیے نغمہ نگاری کی اور پھر ان ہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرت جوش ملیح آبادی، مولانا ماہرالقادری، بہزاد لکھنوی مرحوم نے بھی فلموں کے لیے نغمہ نگاری شروع کر دی اور پھر ایک بار دور ایسا آیا جب اردو کے بیشتر عظیم شعرا، ادیب، دانشور، افسانہ نگار اور مصنف متحدہ ہند میں فلمی دنیا سے وابستہ ہوگئے لیکن فلمی نغمات کی شاعری کو جو بلندترین مقام مجروح سلطان پوری، شکیل بدایونی اور ساحر لدھیانوی نے عطا کیا وہ اور کوئی شاعر نہ کرسکا۔ ۱۹۴۷ء میں جب مملکت خدادادِ پاکستان مُعرض وجود میں آیا اور یہاں فلم سازی کا آغاز ہوا تو ہمارے فلم

سازوں کی خوش قسمتی یہ رہی کہ انہیں ابتدا سے ہی سیف الدین سیف اور قتیل شفائی جیسے اعلیٰ معیار کے شعراء میسر آ گئے اور پھر اُن ہی کی پیروی کرتے ہوئے سرور بارہ بنکوی، کلیم عثمانی، مظفر وارثی صہبا اختر کے ہمراہ حمایت علی شاعر نے بھی فلمی دنیا میں شمولیت اختیار کر لی۔ چونکہ ہمارا آج کا مذکور ''حمایت'' ہی ہیں تو میں ان کے لیے صرف اتنا کہوں گا حمایت علی شاعر ان باعزم و بلند حوصلہ افراد میں سے ایک ہیں جو کچھ بننے کے لیے بے پناہ جدوجہد کی راہ سے گزرتے ہیں اور کندن ہو جاتے ہیں۔ حمایت علی شاعر ۱۹۵۱ء میں پاکستان آئے تو ماشاءاللہ نوجوان تھے انہوں نے ابتدا ہی میں اپنی شاعری کا ایسا رنگ جمایا کہ ان کا شمار صفِ اول کے شعراء میں ہونے لگا انہوں نے تمام اصناف میں شعر کہے اور خوب کہے۔ بلکہ یہ ایک صنفِ ثلاثی کے تو موجد بھی ہیں۔ موصوف پاکستان آتے ہی ریڈیو پاکستان کراچی سے منسلک ہو گئے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ اپنے آبائی وطن حیدرآباد دکن میں بھی ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۱ء تک ریڈیو سے وابستہ رہ چکے تھے۔ ریڈیو ہی کے حوالے سے ان کی دوستی موسیقار خلیل احمد سے تھی۔ ان کا تعلق گورکھپور سے تھا جب خلیل احمد کو پہلی بار کراچی میں بننے والی فلم ''آنچل'' میں موسیقی دینے کا موقع ملا تو خلیل احمد نے اس فلم کے لیے تمام گانے حمایت علی شاعر ہی سے لکھوائے جو ہر طبقہ میں پسند کیے گئے۔ مذکورہ فلم کے چند گانوں کے مکھڑے یہ تھے۔ تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم (سلیم رضا) کھٹی کڑی میں مکھی پڑی ہائے میری اماں اور کسی چمن میں رہو تم بہار بن کے رہو (احمد رشدی) آج بھی روز اول کی طرح مقبول ہیں اور اس کا آخر الذکر نغمے کی شاعری پر ہی انہیں پہلا ''نگار ایوارڈ'' بطور بہترین نغمہ نگار ملا تھا۔ آنچل ۱۹۶۲ء میں ریلیز ہوئی تھی اور بے حد کامیاب رہی تھی اور اس کے بعد ہی حمایت علی شاعر کا شمار ہماری فلمی دنیا کے مصروف ترین اور معروف ترین نغمہ نگاروں میں ہونے لگا تھا۔ گو حمایت علی شاعر صاحب نے فلمی نغمہ نگار کے طور پر بہت زیادہ کام نہیں کیا۔ اس لیے ان کی فلموں کی تعداد بھی زیادہ نہیں ہے لیکن انہوں نے جس قدر بھی فلمی نغمات لکھے اعلیٰ ترین اور معیار کے لکھے اور سب ہی مقبول بھی ہوئے۔ ان کے تحریر کردہ نغمات کا شمار پاکستان کے شاہکار فلمی نغمات میں ہوتا ہے۔

اُس دور میں ایک وقت ایسا بھی آیا جب ہدایت کار الحامد، موسیقار خلیل احمد، مصنف ابراہیم جلیس

مرحوم، گلوکار احمد رشدی، مرحوم ہدایت کار ایس سلیمان، اداکار سنتوش کمار مرحوم، فلم ساز و اداکار درپن اور حمایت علی شاعر کی ایک ٹیم سی بن گئی تھی۔ اس ٹیم نے متعدد فلمیں بھی بنائیں جن میں فلم ساز و اداکار درپن کی ''ٹانگے والا'' اور ''انسپکٹر'' سنتوش کمار کی ''دامن'' اور ''تصویر'' کے نام شامل ہیں۔ فلم دامن ۱۹۶۳ء میں ریلیز ہوئی تو اس کے تمام گانوں نے ملک بھر میں دھوم مچا دی تھی اور اس فلم کا ایک نغمہ جس کے بول تھے۔ ''نہ چھڑا سکو گے دامن نہ نظر بچا سکو گے'' کی نغمہ نگاری پر حمایت علی شاعر کو دوسرا ''نگار ایوارڈ'' ملا تھا۔ یوں انہوں نے دو سال مسلسل نگار ایوارڈ حاصل کئے۔ دامن کے علاوہ ۱۹۶۳ء ہی میں ان کے لکھے ہوئے نغمے سے آراستہ فلمیں اور بھی آئیں ان میں ''جب سے دیکھا ہے تمہیں'' ''دل نے تجھے مان لیا'' ''ایک تیرا سہارا'' اور ''تانگے والا''..... تانگے والا جس کے فلم ساز درپن مرحوم تھے اور یہ حمایت علی شاعر کی لاہور میں بننے والی پہلی فلم تھی جس کے نغمات انہوں نے تحریر کئے تھے۔ ۱۹۶۴ء میں انہوں نے ''انسپکٹر'' ''خاموش رہو'' اور مقبول فلم ''نائلہ'' کے گیت لکھے جبکہ ۱۹۶۵ء میں ان کے تخلیق کردہ نغمات سے آراستہ دو فلمیں ''کنیز'' اور ''مجاہد'' نمائش پذیر ہوئیں اور اسی سال ہی حمایت علی شاعر فلم ساز بھی بن گئے اور انہوں نے اپنی پہلی فلم ''لوری'' بنانے کا آغاز کر دیا جس کے مصنف ذاکر حسین اور ہدایت کار ایس سلیمان تھے۔ جبکہ نغمات انہوں نے خود لکھے تھے اس کے موسیقار بھی خلیل احمد تھے۔ یہ فلم نہ صرف گولڈن جوبلی ہٹ ثابت ہوئی بلکہ اس کے تمام گانے بھی ہٹ ہو گئے اور ان میں سے بیشتر اب بھی امر سنگیت میں شامل ہیں۔ فلم لوری ۱۹۶۶ء میں ریلیز ہوئی جبکہ اس کے علاوہ بھی چار فلمیں ''بدنام'' ''میرے محبوب'' ''دردِ دل'' اور ''تصویر'' بھی اسی سال نمائش کے لیے پیش کی گئیں۔ تصویر کے فلم ساز سنتوش کمار اور ہدایت کار ایس سلیمان تھے اس فلم کے گانوں کے ساتھ ساتھ اسکرین پلے اور مکالمے بھی حمایت علی شاعر ہی نے لکھے تھے اور بطور مکالمہ نگار یہ ان کی پہلی فلم تھی (جو ابھی چند ہفتے قبل ہی ٹی وی پر دکھائی جا چکی ہے) واضح رہے کہ فلم ''نائلہ'' اور ''بدنام'' کے لیے حمایت علی شاعر نے صرف ایک ایک گانا لکھا تھا۔ اپنی ذاتی فلم لوری کی کامیابی کے بعد حمایت علی شاعر نے اپنی دوسری فلم گڑیا شروع کر دی اور اسے بہر

طور مکمل بھی کرلیا۔گڑیا کے یہ نہ صرف فلم ساز، مصنف اور نغمہ نگار تھے بلکہ ہدایت کار بھی خود ہی تھے مگرافسوس ہے کہ یہ فلم غالباً ناسازگار حالات کے سبب ریلیز نہ ہوسکی۔فلم گڑیا کی کاسٹ بھی اچھی تھی اس میں ہیرو محمد علی اور ہیروین زیبا تھی جبکہ اس کے بیشتر گانے ریلیز سے پہلے ہی کافی مقبول ہوگئے تھے۔حمایت علی شاعر نے ۱۹۶۷ء میں فلم ''میں وہ نہیں'' اور ۱۹۷۰ء میں ادا کارہ اور فلم ساز ترنم اور ہدایت کار شیخ حسن مرحوم کی فلم ''جھک گیا آسمان'' کے لئے نغمات بھی لکھے تھے لیکن موصوف خود فلم سازی اور ہدایتکاری کے چکر میں کچھ ایسے الجھے جس کے سبب غالباً انہیں فلمی دنیا سے کنارہ کش ہونا پڑا۔اس طرح موصوف پانچ، چھ سال بعد ہی فلمی نغمہ نگاری سے دور ہوگئے۔ اگر یہ صرف نغمہ نگار ہی رہتے تو میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ حمایت علی شاعر کا نام آج بھی فلمی دنیا کے افق پر جگمگاتا ہوا نظر آتا۔حمایت علی شاعر کا اچانک فلمی دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لینا کم ازکم میری سمجھ سے بالاتر ہے کیونکہ ان کی ذاتی فلم ''گڑیا'' جوکہ تقریباً مکمل ہوچکی تھی وہ تک اسکرین کا منہ نہ دیکھ سکی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فلمی دنیا کے کسی شعبے نے انہیں اس قدر تکلیف پہنچائی ہوگی جس کی وجہ سے وہ دل برداشتہ ہوکر اس بظاہر سنہری دنیا سے منہ پھیر چکے ہیں۔بہر حال جب بھی کبھی پاکستانی فلمی دنیا کی تاریخ لکھی جائے گی اس میں حمایت علی شاعر کا نام صفِ اول کے نغمہ نگار کی حیثیت سے ضرور شامل کیا جائے گا۔

الیاس رشیدی
بانی مدیر، ہفت روزہ ''نگار''
(کراچی)

نعتؐ

اے حبیبِ کبریاؐ اے رحمت للعالمینؐ
آپ کے در کے سوا میرا یہاں کوئی نہیں
اے حبیبِ کبریاؐ اے رحمت للعالمینؐ

میری کشتی کی خدارا ناخدائی کیجیے
راستہ بھولے ہوؤں کی رہنمائی کیجیے
آپ کے ہوتے مری دنیا نہ مٹ جائے کہیں
اے حبیبِ کبریاؐ اے رحمت للعالمینؐ

آپ کو حضرت حسینؑ ابن علیؑ کا واسطہ
ہر شہیدِ کربلا کی بے کسی کا واسطہ
میری مشکل کیجیے آساں شہہِ دنیا و دیں
اے حبیب کبریاؐ اے رحمت للعالمینؐ

آپ کا سایہ ملے تو روشنی مل جائے گی
آپ چاہیں تو مجھے پھر زندگی مل جائے گی
آپ چاہیں تو مری مشکل کوئی مشکل نہیں
اے حبیب کبریاؐ اے رحمت للعالمینؐ

(آواز۔نور جہاں ٥ موسیقی۔خلیل احمد ٥ فلم۔دامن)

نظم

محفلیں اور بھی ہیں حسن کی محفل کے سوا
منزلیں اور بھی ہیں عشق کی منزل کے سوا
اور بھی غم ہیں زمانے میں غمِ دل کے سوا
آنکھ رکھتے ہو تو آؤ یہ تماشہ دیکھو
آدمیت کا سسکتا ہوا لاشہ دیکھو

نیلے آکاش تلے خاک میں پلتے ہوئے لوگ
اونچے محلوں کی گھنی چھاؤں میں جلتے ہوئے لوگ
بھوک کی آگ میں چپ چاپ پگھلتے ہوئے لوگ
بھوک کی گود میں افلاس کے گہوارے میں
روشنی ڈھونڈتے ہیں جہل کے اندھیارے میں

سوچتے چہروں پہ جمتی ہوئی حالات کی دھول
جسم سوکھے ہوئے جیسے کوئی ویران ببول
میلے دامن میں سمیٹے ہوئے مسلے ہوئے پھول
موت کے ہاتھ سے جینے کا صلہ پاتے ہیں
اپنی ناکردہ گناہوں کی سزا پاتے ہیں

یہ وہ راہی ہیں کہ جن کی نہیں منزل کوئی
یہ وہ موجیں ہیں کہ جن کا نہیں ساحل کوئی
یہ وہ لاشیں ہیں کہ جن کا نہیں قاتل کوئی
کتنے نادان ہیں مرمر کے جیۓ جاتے ہیں
زہر کو شہد سمجھتے ہیں پیۓ جاتے ہیں

علم کے نور سے جو دل ہیں ازل سے محروم
جہل کی گود میں پروان چڑھے جو معصوم
زندگی کیا ہے خدا کیا ہے انہیں کیا معلوم
ان کے سینوں کی بجھی آگ جو روشن ہو جائے
یہ جہاں ایک مہکتا ہوا گلشن ہو جائے

(ترنم۔حمایت علی شاعر ٥ فلم۔اور بھی ہیں غم)

نغمہ

(۱۹۶۲ء کا نگار ایوارڈ یافتہ بہترین نغمہ)

کسی چمن میں رہو تم، بہار بن کے رہو
خدا کرے کسی دل کا قرار بن کے رہو
ہم اپنے پیار کو دل سے لگا کے جی لیں گے
یہ زہر تم نے دیا ہے تو ہنس کے پی لیں گے
زمانہ دے نہ تمہیں بے وفائی کا الزام
زمانے بھر میں وفا کا وقار بن کے رہو
خدا کرے کسی دل کا قرار بن کے رہو
کسی چمن میں رہو تم، بہار بن کے رہو

کسی کے ساتھ رہو تم، تمہارے ساتھ ہیں ہم
تمہارا غم ہے سلامت تو پھر ہمیں کیا غم
تمہاری راہ چمکتی رہے ستاروں سے
دیارِ حسن میں، حسنِ دیار بن کے رہو
خدا کرے کسی دل کا قرار بن کے رہو
کسی چمن میں رہو تم، بہار بن کے رہو

(آواز۔احمد رشدی o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔آنچل)

نغمہ

(۱۹۶۳ء کا نگار ایوارڈ یافتہ بہترین نغمہ)

نہ چھڑا سکو گے دامن نہ نظر بچا سکو گے
جو میں دل کی بات کہہ دوں تو کہیں نہ جا سکو گے
نہ چھڑا سکو گے دامن . . . .

وہ حسین سا تصور جسے تم نے زندگی دی
اسے بھول کر بھی شاید نہ کبھی بھلا سکوگے
نہ چھڑا سکو گے دامن . . . .

یہ نظر جھکی جھکی سی، یہ قدم رکے رکے سے
میرا دل یہ کہہ رہا ہے، کہیں تم نہ جا سکو گے
نہ چھڑا سکو گے دامن . . . .

میرے ہم نشین تمہیں ہو، میرے ہم سفر تمہیں ہو
میری کون سی ہے منزل، یہ تمہیں بتا سکو گے
نہ چھڑا سکو گے دامن . . . .

(۲)

جو چراغ جل رہا ہے میرے دل کے انجمن میں
نہ کوئی بجھا سکا ہے نہ ہی تم بجھا سکو گے
نہ چھڑا سکو گے دامن . . . .

[(آواز۔نور جہاں o موسیقی۔خلیل احمد o فلم -دامن)

دوگانا

لڑکا جب رات ڈھلی تم یاد آئے
ہم دور نکل آئے، اس یاد کے سائے سائے
جب رات ڈھلی . . . .

لڑکی جو بات چلی تم یاد آئے
اور پاس چلے آئے، اس یاد کے سائے سائے
جب رات ڈھلی . . . .

لڑکا اپنوں نے دیا جو غم، اس غم کی شکایت کیا
کیا جانے یہاں کوئی، اس غم میں ہے راحت کیا
لڑکی ڈر ہے کہ یہ غم دل کا، ناسور نہ بن جائے
لڑکا جب رات ڈھلی . . . .

لڑکی تم چاہو تو یہ آنسو، بن جائیں شرارے بھی
تم چاہو تو مل جائیں، طوفاں میں کنارے بھی
لڑکا ڈر ہے یہ کنارا بھی ، طوفاں ہی نہ بن جائے
لڑکی جب رات ڈھلی..................................

(آواز۔مالا، احمد رشدی o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔کنیز)

نظم

(۱)

تجھ کو معلوم نہیں، تجھ کو بھلا کیا معلوم
تیری زلفیں، تری آنکھیں، ترے عارض، ترے ہونٹ
کیسی انجانی سی معصوم خطا کرتے ہیں
تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم

اتنا مانوس ہے تیرا ہر اِک انداز کہ دل
تیری ہر بات کا افسانہ بنا لیتا ہے
تیرے ترشے ہوئے پیکر سے چرا کر کچھ رنگ
اپنے خوابوں کا صنم خانہ سجا لیتا ہے
تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم

جانے اِس حسنِ تصور کی حقیقت کیا ہے
جانے ان خوابوں کی قسمت میں سحر ہے کہ نہیں
جانے تو کون ہے میں نے تجھے سمجھا کیا ہے
جانے تجھ کو بھی مرے دل کی خبر ہے کہ نہیں
تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم

(آواز۔سلیم رضا ○ موسیقی۔خلیل احمد ○ فلم۔آنچل)

نظم

(۲)

تجھ کو معلوم نہیں، تجھ کو بھلا کیا معلوم
میرے آنسو، میری آہیں، مرے نالے ہیں گواہ
میرے سینے میں جو طوفان اٹھا کرتے ہیں
تجھ کو معلوم نہیں، تجھ کو بھلا کیا معلوم

میری تنہائی ہے اب بھی تیرے غم سے روشن
میری پلکوں پہ جل اٹھتے ہیں دیئے شام کے ساتھ
میری راتیں ترے خوابوں سے ہیں آباد ابھی
جاگتی ہے مری ہر صبح، تیرے نام کے ساتھ
تجھ کو معلوم نہیں، تجھ کو بھلا کیا معلوم

تو نے ائے کاش مرے غم کو بھی سمجھا ہوتا
بے وفا ہوں کہ وفادار، تجھے کیا معلوم
میرے اطراف ہر اک گام پہ دیواریں ہیں
کتنا بے بس ہے مرا پیار، تجھے کیا معلوم
تجھ کو معلوم نہیں، تجھ کو بھلا کیا معلوم

(آواز۔ناہید نیازی ○ موسیقی۔خلیل احمد ○ فلم۔آنچل)

غزل

خداوندا یہ کیسی آگ سی جلتی ہے سینے میں
تمنا جو نہ پوری ہو وہ کیوں پلتی ہے سینے میں

نہ جانے یہ شبِ غم صبح تک کیا رنگ لائے گی
نفس کے ساتھ اک تلوار سی چلتی ہے سینے میں

کسے معلوم تھا یارب کہ ہوگی دشمنِ جاں میں
وہ حسرت خونِ دل پی پی کے جو پلتی ہے سینے میں

خداوندا یہ کیسی آگ سی جلتی ہے سینے میں
تمنا جو نہ پوری ہو وہ کیوں پلتی ہے سینے میں

(آواز۔مہدی حسن ○ موسیقی۔خلیل احمد ○ فلم۔لوری)

غزل

ہر قدم پر نت نئے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں لوگ
دیکھتے ہی دیکھتے کتنے بدل جاتے ہیں لوگ

کس لیے کیجئے کسی گم گشتہ جنت کی تلاش
جب کے مٹی کے کھلونوں سے بہل جاتے ہیں لوگ

شمع کی مانند اہلِ انجمن سے بے نیاز
اکثر اپنی آگ میں چپ چاپ جل جاتے ہیں لوگ

شاعر اُن کی دوستی کا اب بھی دم بھرتے ہیں آپ
ٹھوکریں کھا کر تو سنتے ہیں سنبھل جاتے ہیں لوگ

(آواز۔نورجہاں ○ موسیقی۔خلیل احمد ○ فلم۔میرے محبوب)

غزل

اُس کے غم کو غمِ ہستی تو میرے دل نہ بنا
زیست مشکل ہے اُسے اور بھی مشکل نہ بنا

تو بھی محدود نہ ہو مجھ کو بھی محدود نہ کر
اپنے نقشِ کفِ پا کو میری منزل نہ بنا

دل کے ہر کھیل میں ہوتا ہے بہت جاں کا زیاں
عشق کو عشق سمجھ مشغلۂ دل نہ بنا

پھر میری آس بندھا کر مجھے مایوس نہ کر
حاصلِ غم کو خدارا غمِ حاصل نہ بنا

(آواز۔مہدی حسن ○ موسیقی۔سہیل رعنا ○ فلم۔گڑیا)

گیت

یہ دنیا میت رے .....راہ گزر ہے........ اور
ہم بھی مسافر، تم بھی مسافر، کون کسی کا ہو وے
کاہے چپ چپ رووے
کوئی ساتھ دے کہ نہ ساتھ دے
یہ سفر اکیلے ہی کاٹ لے
ہم بھی مسافر، تم بھی مسافر، کون کسی کا ہووے

جس نے بھی یاں پیار کیا ہے اس نے سب کچھ کھویا
پہلے کیا کیا سپنے دیکھے آخر میں کیا رویا
پیار کا حاصل آنسو ہیں تو چھوڑ یہ پیار کی بات
کوئی ساتھ دے کہ نہ ساتھ دے یہ سفر اکیلے ہی کاٹ لے
ہم بھی مسافر، تم بھی مسافر . . . .

اس دنیا میں سب ہیں اکیلے، تن سے جدا ہیں سائے
کوئی کسی کو پا کر کھوئے، کوئی کھو کر پائے
پلک جھپکتے چھوٹ جاتا ہے برس برس کا ساتھ
کوئی ساتھ دے کہ نہ ساتھ دے یہ سفر اکیلے ہی کاٹ لے
ہم بھی مسافر، تم بھی مسافر، کون کسی کا ہووے

(آواز۔مسعود رانا ○ موسیقی۔دیبو بھٹاچاریہ ○ فلم۔بدنام)

گیت

محبت تیری بِک جائے گی دولت مند کے ہاتھوں
سپاہی لوٹ کر آجا . . . .
میں نے تو پریت نبھائی ۔۔۔سانوریا رے، نکلا تو ہرجائی

آگ لگائی ایسی غم نے ۔۔۔مشکل ہو گئے آنسو تھمنے
تیری قسم تری یاد میں ہم نے ۔۔۔راتوں کی نیند گنوائی
سانوریا رے، نکلا تو ہرجائی . . . .

تیرے وعدے تیری قسمیں ۔۔۔بیری ہوگئیں جگ کی رسمیں
پیار چلا ہے غیر کے بس میں ۔۔۔ہونے کو ہوں میں پرائی
سانوریا رے، نکلا تو ہرجائی . . . .

بیری ہو گئے اپنے ہی سائے ۔۔۔آنے کو ہیں لوگ پرائے
آجا کہ دنیا اجڑ نہ جائے ۔۔۔دیتی ہوں تیری دُہائی
سانوریا رے، نکلا تو ہرجائی . . . .

(آواز۔مالا ○ موسیقی۔خلیل احمد ○ فلم۔خاموش رہو)

نغمہ

نوازش، کرم، شکریہ، مہربانی
مجھے بخش دی آپ نے زندگانی
نوازش، کرم، شکریہ، مہربانی.........................

جوانی کی جلتی ہوئی دوپہر میں
یہ زلفوں کے سائے گھنیرے گھنیرے
عجب دھوپ چھاؤں کا عالم ہے طاری
مہکتا اجالا، چمکتے اندھیرے
زمیں کی فضا ہو گئی آسمانی
نوازش، کرم، شکریہ، مہربانی.........................

لبوں کی یہ کلیاں کِھلی اَدھ کِھلی سی
یہ مخمور آنکھیں گلابی گلابی
بدن کا یہ کندن سنہرا سنہرا
قد ہے کہ چھوٹی ہوئی ماہتابی
ہمیشہ سلامت رہے یہ جوانی
نوازش، کرم، شکریہ، مہربانی.........................

(آواز۔مہدی حسن ○ موسیقی۔اے حمید ○ فلم۔میں وہ نہیں)

غزل

سامنے رشکِ قمر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں
کوئی محبوبِ نظر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں
سامنے رشکِ قمر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں

چاند کی طرح ستاروں میں جوانی گزرے
کہکشاں راہ گزر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں
سامنے رشکِ قمر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں

گل کی آغوش میں سوئی ہوئی خوشبو کی طرح
زندگی اپنی بسر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں
سامنے رشکِ قمر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں

عارض و لب کے چمن زار ہوں، پہلو میں کِھلے
ایسے ہر شب کی سحر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں
سامنے رشکِ قمر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں
کوئی محبوبِ نظر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں
سامنے رشکِ قمر ہو . . . .

(آواز۔مسعود رانا ○ موسیقی۔خلیل احمد ○ فلم۔میرے محبوب)

دوگانا

عورت — دور ویرانے میں اِک شمع ہے روشن کب سے
کوئی پروانہ ادھر آئے تو کچھ بات بنے

مرد — میں ترے پاس تو آ جاؤں مگر تو ہی بتا
ترا انداز ملاقات عجب ہے کہ نہیں
دیکھتے ہی مجھے کترا کے گزرنا تیرا
مجھ کو بیگانہ سمجھنے کا سبب ہے کہ نہیں
دل کی الجھن یہ سلجھ جائے تو کچھ بات بنے
کوئی دیوانہ ادھر آئے تو کچھ بات بنے

عورت — یہ حسیں رات یہ شبنم میں نہائی ہوئی رات
آ کہ اس رات کی آغوش میں کھو کر رہ جائیں
وہ فسانہ جسے اب تک کوئی عنواں نہ ملا
لب نہ کہہ پائیں تو آنکھوں کی زبانی کہہ جائیں

مرد — اب یہ حسرت بھی نکل جائے تو کچھ بات بنے

عورت — کوئی پروانہ ادھر آئے تو کچھ بات بنے
دل میں ارمان ہیں کیا کیا کوئی دل سے پوچھے
عمر بھر کاش نہ یہ چاند نہ یہ رات ڈھلے

مرد — چاند کے پاس ستارہ ہے میرے پاس ہے تو
کاش ایسے میں ہوا بھی ذرا لہرا کے چلے
زلف شانوں پہ بکھر جائے تو کچھ بات بنے

(آواز۔مالا۔مسعودرانا o موسیقی۔ماسٹرعنایت حسین o فلم۔ نائلہ)

نغمہ

واللہ سر سے پاؤں تلک موجِ نور ہو
قدرت کا شاہکار ہو تم رشکِ حور ہو واللہ

یہ حسن یہ نکھار یہ شوخی حیا کے ساتھ
یہ شرم سے جھکی ہوئی پلکیں ادا کے ساتھ
کیوں کر نہ اپنے حسن پہ تم کو غرور ہے
قدرت کا شاہکار ہو تم رشک حور ہو ......واللہ

زلفیں اڑیں تو چاند پہ بدلی بکھر گئی
نظریں اٹھیں تو دل پہ قیامت گزر گئی
دل کی خطا ہو تم کہ نظر کا قصور ہو
قدرت کا شاہکار ہو تم رشکِ حور ہو ......واللہ

سوچو دبی زبان سے کیا کہہ رہی ہے رات
آؤ کہ آج دل میں نہ رہ جائے دل کی بات
نزدیک آ چکی ہو تو کیوں دور دور ہو
قدرت کا شاہکار ہو تم رشکِ حور ہو ......واللہ

(آواز۔احمد رشدی o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔دامن)

نغمہ

(۱)

اے جان وفا دل میں تیری یاد رہے گی
دنیائے محبت میری آباد رہے گی
اے جان وفا

ہر دم تیری تصویر نگاہوں میں ہے روشن
ہاتھوں سے نہ چھوٹے گا تیرے پیار کا دامن
آنکھوں میں ترے ہجر کی روداد رہے گی
اے جان وفا

تنہا سہی، ویراں سہی، میں سب کی نظر میں
آباد ہے تو اب بھی اس اجڑے ہوئے گھر میں
اس دل میں ہمیشہ تو ہی آباد رہے گی
اے جان وفا

ہر لمحہ مرے دل میں دھڑکتا ہے ترا دل
تو ہی میری تقدیر ہے تو ہی مرا حاصل
تیرے لئے دنیا میری برباد رہے گی
اے جان وفا

(۲)

تصویر کی صورت تری محفل میں ہیں ہم بھی
لیکن نہ پڑی ہم پہ تری چشمِ کرم کبھی
کب تک یہ جفا اے دلِ ناشاد رہے گی
اے جان وفا

(آواز۔مہدی حسن o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔تصویر)

نغمہ

ہوا نے چپکے سے کہہ دیا کیا؟
کہ پھول لہرا کے ہنس پڑے ہیں
یہ کیسی دل میں امنگ جاگی
کہ ہم بھی شرما کے ہنس پڑے ہیں
ہوا نے چپکے سے کہہ دیا کیا . . . .

وہ لمحہ کتنا عجیب ہوگا، نظر سے جب کچھ نظر کہے گی
دلوں کی دھڑکن لجا کے اپنا .... فسانۂ مختصر کہے گی
گلے لگا لیں گے آج ان کو
جو ہم کو تڑپا کے ہنس پڑے ہیں
ہوا نے چپکے سے کہہ دیا کیا . . . .

وہ شب خیالوں میں جاگتی ہے کہ جب دلوں کا سنگھار ہوگا
ہر ایک دھڑکن میں پیار ہوگا، ہر ایک پل بے قرار ہوگا
ابھی سے آنکھوں میں سارے لمحے
جھلک سی دکھلا کے ہنس پڑے ہیں
ہوا نے چپکے سے کہہ دیا کیا . . . .

(آواز۔مالا o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔لوری)

دوگانا

لڑکا — کلی مسکرائی جو گھونگھٹ اٹھا کے
خدا کی قسم تم بہت یاد آئے

لڑکی — ہوا لے گئی جب بھی آنچل اڑا کے
خدا کی قسم تم بہت یاد آئے

لڑکا — کھلا کوئی غنچہ تو گھنگھرو سا چھنکا
لگا ناچنے بوٹا بوٹا چمن کا
کوئی شاخ جھومی جو مستی میں آ کے
خدا کی قسم تم بہت یاد آئے
کلی مسکرائی

لڑکی — کسی پھول پر کوئی جو بھنورا جو آیا
مرے ہونٹ کانپے 'بدن تھرتھرایا
نگاہیں جھکالیں جو میں نے لجا کے
خدا کی قسم تم بہت یاد آئے
کلی مسکرائی

لڑکا — کبھی چاند کے پاس دیکھا جو تارا
مچل کے میرے دل نے تم کو پکارا

دونوں — چھپے جب وہ بدلی کی چلمن گرا کے
خدا کی قسم تم بہت یاد آئے
کلی مسکرائی

(آواز۔نور جہاں۔مسعود رانا o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔میرے محبوب)

نغمہ

تو حسیں ترا جہاں حسیں
کھو گیا ہے دل یہیں کہیں
مرے صنم، تری قسم
میں جس کو ڈھونڈتا ہوں تو ہی تو نہیں
تو حسیں ترا جہاں حسیں......................

یہ مست آنکھیں، یہ بے قرار زلفیں
یہ بھولپن یہ بانکپن یہ پھول سا بدن
یہ چاند سی جبیں، یہ حسنِ مرمریں
.... کہیں نہیں
تو حسیں ترا جہاں حسیں.......................

انھی اداؤں نے دل چرا لیا ہے
یہ مستیاں، یہ شوخیاں یہ دل ربائیاں
ذرا سنبھل سنبھل، نہ یوں بہک کے چل
.....................او نازنیں

(آواز۔احمد رشدی ٥ موسیقی۔سہیل رعنا ٥ فلم۔جب سے دیکھا ہے تمہیں)

نغمہ

تم سا حسین، کوئی نہیں، کائنات میں
ناز و ادا، شرم و حیا، بات بات میں
تم سا حسیں کوئی نہیں ....

آئی ہو زندگی میں مری ایسی شان سے
اتری ہو جیسے حور کوئی آسمان سے
یا جیسے آفتاب نکل آئے رات میں
.... کائنات میں
تم سا حسیں کوئی نہیں ....

سورج مکھی سا روپ یہ ابرو ہلال سے
دل میں ہے روشنی سی تمہارے جمال سے
ہاں اک جہانِ حسن ہو تم اپنی ذات میں
.... کائنات میں
تم سا حسیں کوئی نہیں ....

دیکھو ذرا ادھر کہ نظر سے نظر ملے
چن لوں لبوں کے پھول تو دل کی کلی کھلے
آ جائے اک بہار سی باغِ حیات میں
.... کائنات میں
تم سا حسیں، کوئی نہیں، کائنات میں
ناز و ادا، شرم و حیا، بات بات میں
ارے تم سا حسیں کوئی نہیں.........................

(آواز۔مسعود رانا o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔کھلونا)

نغمہ

گل کہوں، خوشبو کہوں، ساغر کہوں، صہبا کہوں
اے سراپا رنگ و بُو میں تجھ کو آخر کیا کہوں
گل کہوں، خوشبو کہوں . . . .

تو محبت کے سنہرے خواب کی تعبیر ہے
جو تصور میں تھی روشن تو وہی تصویر ہے
اب بھی میں تجھ کو حقیقت یا کہ افسانہ کہوں
اے سراپا رنگ و بو میں تجھ کو آخر کیا کہوں
گل کہوں خوشبو کہوں ساغر کہوں صہبا کہوں
اے سراپا رنگ و بُو میں تجھ کو آخر کیا کہوں

تو زمیں کا چاند ہے یا آسماں کی حور ہے
یا مری دنیائے دل میں کہکشاں کا نور ہے
تیرے پیکر کو بتا کس حسن کا جلوہ کہوں
اے سراپا رنگ و بُو میں تجھ کو آخر کیا کہوں
گل کہوں، خوشبو کہوں، ساغر کہوں، صہبا کہوں
اے سراپا رنگ و بُو میں تجھ کو آخر کیا کہوں
گل کہوں، خوشبو کہوں . . . .

(آواز۔احمد رشدی o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔کھلونا)

نغمہ

جب سے دیکھا ہے تمہیں دل کا عجب عالم ہے
جانے ان نظروں میں کیا ہے کہ نظر ملتے ہی
دل کے تاروں پہ کوئی گیت سا لہرانے لگا
ایک انجانی سی مسرت سے فضا جھوم اٹھی
اپنے اطراف کی ہر چیز پہ پیار آنے لگا
جب سے دیکھا ہے تمہیں دل کا عجب عالم ہے

تم سے پہلے بھی میرے سینے میں دل تھا لیکن
آج تک دل کبھی اس طرح سے دھڑکا ہی نہ تھا
آج جس آگ میں جلتا ہوں میں چپکے چپکے
ایسا شعلہ تو مری روح میں بھڑکا ہی نہ تھا
جب سے دیکھا ہے تمہیں دل کا عجب عالم ہے
جب سے دیکھا ہے تمہیں . . . .

(آواز۔سلیم رضا o موسیقی۔سہیل رعنا o فلم ۔جب سے دیکھا ہے تمہیں)

نغمہ

زندگی کی ہر مسرت آپ کے پہلو میں ہے
کیا بتاؤں کیسی راحت آپ کے پہلو میں ہے

آپ ہیں تو یہ زمیں ہے، آسماں میرے لئے
آپ کے نقش قدم ہیں کہکشاں میرے لئے
سچ تو یہ ہے میری جنت آپ کے پہلو میں ہے

آپ نے اپنالیا سارا زمانہ مل گیا
جس کو پا کر کھو دیا تھا وہ خزانہ مل گیا
چاہتا تھا دل جو دولت، آپ کے پہلو میں ہے
زندگی کی ہر مسرت آپ کے پہلو میں ہے

اب یہ حسرت ہے کہ ان باہوں میں کھو جاؤں کہیں
خواب بن کر ان حسیں آنکھوں میں سو جاؤں کہیں
مری دنیائے محبت آپ کے پہلو میں ہے
زندگی کی ہر مسرت . . . .

(آواز۔نورجہاں o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔تصویر)

نغمہ

ہم بھی ہیں پیار کے قابل، کبھی سوچا ہی نہ تھا
دل سے مل جائے گا یوں دل، کبھی سوچا ہی نہ تھا

دل دھڑکتا تھا کہ اب کون ہمارا ہوگا
کیا خبر تھی، اسی طوفان میں کنارہ ہوگا
موج بن جائے گی ساحل، کبھی سوچا ہی نہ تھا
ہم بھی ہیں پیار کے قابل

دیکھتے دیکھتے تقدیر بدل جائے گی
زندگی ایک حسیں خواب میں ڈھل جائے گی
اس قدر پاس ہے منزل، کبھی سوچا ہی نہ تھا
ہم بھی ہیں پیار کے قابل

اپنے دل کی طرح سینے سے لگا لیں گے ہمیں
پیار میں ڈوبا ہوا گیت بنا دیں گے ہمیں
ایسے ہو جائیں گے مائل، کبھی سوچا ہی نہ تھا
ہم بھی ہیں پیار کے قابل کبھی سوچا ہی نہ تھا

(آواز۔مالا o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔کنیز)

نغمہ

میں خوشی سے کیوں نہ گاؤں، میرا دل بھی گا رہا ہے
یہ فضا حسیں ہے اتنی کہ نشہ سا چھا رہا ہے
میں خوشی سے کیوں نہ گاؤں

میرے ہم نشیں مبارک، تجھے پیار کی یہ منزل
تجھے مل گئی وہ دولت جو ہے زندگی کا حاصل
وہ گماں تھا اک حقیقت یہ یقین آ رہا ہے
میں خوشی سے کیوں نہ گاؤں

یہ خوشی بھی کیا خوشی ہے کہ نکل پڑے ہیں آنسو
کہیں دل نہ بیٹھ جائے کہ نہیں ہے دل پہ قابو
تجھے نذر دوں تو کیا دوں، میرے پاس کیا رہا ہے
میں خوشی سے کیوں نہ گاؤں میرا دل بھی گا رہا ہے
یہ فضا حسیں ہے اتنی کہ نشہ سا چھا رہا ہے
میں خوشی سے کیوں نہ گاؤں

(آواز۔مجیب عالم o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔لوری)

نغمہ

اے خدا تیرے جہاں میں میری قیمت کیا ہے
ایک مٹی کا کھلونا ہے' یہ عورت کیا ہے
میرے ہونٹوں سے ملی پھولوں کو ہنسنے کی ادا
میری آنکھوں سے ستاروں نے چمکنا سیکھا
پھر بھی میرے لئے دوزخ ہے یہ تیری دنیا
اے خدا تیرے جہاں میں میری قیمت کیا ہے

مجھ کو بانٹا گیا بے شرم ہوس کاروں میں
میرا بیوپار ہوا' گلیوں میں بازاروں میں
مجھ کو نچوایا گیا شاہوں کے درباروں میں
اے خدا تیرے جہاں میں میری قیمت کیا ہے

کس سے شکوہ کروں' اپنوں کو جب احساس نہیں
اپنی عظمت کا جب عورت کو ہی کچھ پاس نہیں
کیسے کہہ دوں کہ یہ دنیا مجھے اب راس نہیں
اے خدا تیرے جہاں میں میری قیمت کیا ہے

(آواز۔رونا لیلی o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔کھلونا)

گیت

(پکا گانا)

رہے برس برس تو شادمان
تری نظر اتارے آسمان
رہے برس برس تو شادمان

شام حسیں' رنگین سحر ہو
کاہکشاں تری راہگذار ہو
ہنستے گاتے عمر بسر ہو
سورج سی ہو آن بان
رہے برس برس تو شادمان

ایسا اثر ہو میری دعا میں
نام تیرا چمکے دنیا میں
شمع یہ روشن رہے ہوا میں
تیرا خدا ہو پاسبان
رہے برس برس تو شادمان

(آوازیں۔فریدہ خانم۔نسیم بیگم o موسیقی۔اے حمید o فلم۔میں وہ نہیں)

گیت

لاج کرو نہ مورے بالمٗ نجریا ہم سے ملاؤ

میری ان آنکھوں کو جامِ شراب کہتے ہیں
میرے لبوں کو مہکتا گلاب کہتے ہیں
میرے شباب کو سب لاجواب کہتے ہیں
پیار سے ہاتھ بڑھاؤٗ پیار سے ہاتھ بڑھاؤ
لاج کرو نہ مورے بالمٗ نجریا ہم سے ملاؤ

یہ بزمِ رقص ہے، گردش میں لاؤ پیمانے
ہر ایک گیت میں پنہاں ہیں لاکھ میخانے
جو ہے سو آج ہے کل کی خبر خدا جانے
جی بھر کے عیش اڑاؤ ......جی بھر کے عیش اڑاؤ
لاج کرو نہ مورے بالمٗ نجریا ہم سے ملاؤ

(آواز۔نسیمہ شاہین ⚬ موسیقی۔خلیل احمد ⚬ فلم۔تصویر)

نغمہ

مانا کہ حضور آپ ہزاروں میں حسیں ہیں
ہم بھی تو جناب آپ سے کچھ کم تو نہیں ہیں
مانا کہ حضور آپ ہزاروں میں حسیں ہیں

جنت میں اگر ہوتیں تو حور آپ ہی ہوتیں
کوثر کے کنارے کہیں آرام سے سوتیں
دنیا میں مگر آپ کے حقدار ہمیں ہیں
مانا کہ حضور آپ ....

آنکھوں میں ہے کیا بات، سمجھتے ہیں یہ ہم بھی
ہر راز کہے دیتی ہے ہونٹوں کی خموشی
لوگ ایسے ہمارے سوا دنیا میں کہیں ہیں؟
مانا کہ حضور آپ . . . .

ہم ہیں کہ بڑھے جاتے ہیں ہر دم سوئے منزل
اور آپ کے سینے میں دھڑکتا ہی نہیں دل
پتھر کی طرح آپ جہاں کل تھیں وہیں ہیں
مانا کہ حضور آپ ہزاروں میں حسیں ہیں
ہم بھی تو جناب آپ سے، کچھ کم تو نہیں ہیں
مانا کہ حضور آپ . . . .

(آواز۔احمد رشدی o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔لوری)

دوگانا

لڑکا
ہم نے تو تمہیں دل دے ہی دیا
اب تم یہ بتاؤ کیا دو گے

لڑکی
اس دل میں بسی ہے اک دنیا
اب تم یہ بتاؤ کیا لو گے

دونوں
ہم نے تو تمہیں دل دے ہی دیا

لڑکی
ان آنکھوں نے ہم کو چپکے سے
اک راز کی بات بتائی ہے
وہ بات جسے سن کر اکثر
دل دھڑکا، نظر شرمائی ہے
اس بات پر تن من وار دیا
اب تم یہ بتاؤ کیا دو گے
ہم نے تو تمہیں دل دے ہی دیا

لڑکا
دل پیش کروں، جاں پیش کروں
ان قدموں میں کیا پیش کروں
سرکار اگر فرمائیں تو
میں دل کی دنیا پیش کروں
سب کچھ ہے تمہارا جان وفا
اب تم یہ بتاؤ کیا لو گے
ہم نے تو تمہیں دل دے ہی دیا

لڑکی
اک چیز ہے جس کو دل والے
تن من کی دولت کہتے ہیں

لڑکا
ہم جان گئے، پہچان گئے
لوگ اس کو محبت کہتے ہیں
سودا تو کیا ہم نے دل کا
اب تم یہ بتاؤ کیا دو گے

دونوں
ہم نے تو تمہیں دل دے ہی دیا

(آواز سلیم رضا۔ مالا ‌o موسیقی۔ رشید عطرے o فلم۔ پائل کی جھنکار)

نغمہ

کوئی میرے محبوب سا دنیا میں نہیں ہے
پھر کیوں نہ ہو دل اس کی محبت میں دوانہ
کوئی میرے محبوب سا دنیا میں نہیں ہے
وہ شوخ نگاہوں میں چھلکتا ہوا جادو
الجھے ہوئے بالوں سے نکھرتی ہوئی خوشبو
ہنستے ہوئے ہونٹوں پہ وفاؤں کا فسانہ
پھر کیوں نہ ہو دل اس کی محبت میں جادو
کوئی مرے محبوب سا . . . .

وہ دولت دنیا کا پرستار نہیں ہے
ان کاغذی پھولوں کا خریدار نہیں ہے
اس یوسفِ ثانی کے ہے قدموں میں زمانہ
پھر کیوں نہ ہو دل اس کی محبت میں دوانہ
کوئی مرے محبوب سا . . . .

جب اس کا خیال آتا ہے، جھک جاتی ہیں نظریں
یوں اس کے تصور ہی سے شرماتی ہیں نظریں
جیسے یہ تصور ہے محبت کا بہانہ
پھر کیوں نہ ہو دل اس کی محبت میں دوانہ
کوئی مرے محبوب سا دنیا میں نہیں ہے

(آواز۔نورجہاں ○ موسیقی۔خلیل احمد ○ فلم۔میرے محبوب)

نغمہ

یہ خوشی عجب خوشی ہے اسے جانے کیا زمانہ
ابھی زندگی حقیقت، ابھی زندگی فسانہ
یہ خوشی عجب خوشی ہے

ہوئی ان سے آج روشن تیری زندگی کی محفل
جنہیں اہلِ دل نے چاہا جو ہے اہلِ دل کے قابل
یہ خوشی عجب خوشی ہے

تری خوش نصیبیوں پر مجھے کیوں نہ رشک آئے
کہ جو پھول تو نے مانگے وہ ہی تیرے ہاتھ آئے
یہ خوشی عجب خوشی ہے

یہ خوشی عجب خوشی ہے اسے جانے کیا زمانہ
ابھی زندگی حقیقت، ابھی زندگی فسانہ
یہ خوشی عجب خوشی ہے

آواز۔احمد رشدی ○ موسیقی۔سہیل رعنا ○ فلم۔جب سے دیکھا ہے تمہیں)

نغمہ

تجھے حقیر سمجھتی رہے گی یہ دنیا
تیرا گناہ یہی ہے کہ اک کنیز ہے تو
یہ دنیا کسی کی ہوئی ہے نہ ہو گی
اسی طرح چپ چاپ آنسو پیئے جا
خوشی لے کے جس نے تجھے غم دیا ہے
اسے مسکرا کر دعائیں دیئے جا

ترے دل کو تجھ سے جدا کرنے والے
ترا گھر اجڑتے ہی کیا بن گئے ہیں
انہیں کیا خبر کیا گزرتی ہے تجھ پر
جو دولت کے دم پر خدا بن گئے ہیں
تجھے جس کی خاطر ہے دنیا میں جینا
اسی کے لئے تو جہاں میں جیئے جا
یہ دنیا کسی کی ہوئی ہے نہ ہو گی

غریبی بھی اک جرم ہے اس جہاں میں
گناہوں سے بدتر ہے یہ بے گناہی
مگر جن کا دنیا میں کوئی نہیں ہے
سدا اس پہ رہتا ہے فضلِ الٰہی
ترے دل میں جو آرزوئیں چھپی ہیں
تو ان آرزوں کو پورا کئے جا
یہ دنیا کسی کی ہوئی ہے نہ ہو گی

(آواز۔مسعود رانا o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔کنیز)

غزل

ہم نے تو محبت میں تم کو بھی خدا جانا
تم نے ہمیں کیا سمجھا، ہم نے تمہیں کیا جانا

بے درد زمانے کا دستور نرالا ہے
مرنے کو بھی ظالم نے جینے کی ادا جانا

دنیا کی نظر میں تو مٹی کا کھلونا ہے
تقدیر نے اس دل کو، کیا جانیے کیا جانا

اک راز جو سینے میں دل بن کے دھڑکتا ہے
ائے آنسوو تم اس کا پردہ نہ اٹھا جانا

(آواز۔ناہید نیازی o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔کھلونا)

نغمہ

عجیب ہے تیرا انصاف سنگدل دنیا
کوئی گناہ کرے اور کوئی سزا پائے

دنیا کا یہ دستور ہے، دنیا سے گلہ کیا
آئینے کی قسمت میں ہے، پتھر کے سوا کیا
بازار سے گزرو گے تو نظریں بھی اٹھیں گی
راہوں پہ ہو آوارہ تو نظروں کی خطا کیا
روٹی کو بھی محتاج ہیں نازوں کے پلے آج
اے آسمان والے تری رحمت کو ہوا کیا
مرجھا کے نہ رہ جائے وفا کا یہ حسیں پھول
کیا جانے ستم ڈھائے زمانے کی ہوا کیا
دنیا کا یہ دستور ہے، دنیاسے گلہ کیا

(آواز۔مسعود رانا o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔تصویر)

نغمہ

میرے محبوب تجھے یاد کروں یا نہ کروں
دل پکارے بھی تو فریاد کروں یا نہ کروں

جب سے چھوٹا ہے ترے پیار کا دامن مجھ سے
زندگی ایک جہنم کے سوا کچھ بھی نہیں
دل جو ٹوٹا تو ہر اک خواب حسیں ٹوٹ گیا
اب مرے پاس ترے غم کے سوا کچھ بھی نہیں
دل کو اس غم سے بھی آباد کروں یا نہ کروں
میرے محبوب

رات ہنس ہنس کے مجھے آئینہ دکھاتی ہے
اشک بن بن کے ہراک یاد امڈ آتی ہے
دیکھتے دیکھتے یوں دل کا چمن راکھ ہوا
اپنی برباد محبت پہ ہنسی آتی ہے
کچھ علاج دل برباد کروں یا نہ کروں
میرے محبوب

(آواز۔نورجہاں o موسیقی۔اے حمید o فلم۔میں وہ نہیں)

گیت

بلما اناڑی نا جانے پیت۔۔پیت کی ریت
کیسے سمجھاؤں 'لاج کی ماری ۔۔ بلما اناڑی
کلیاں سی چٹکیں سارے بدن میں
انگ انگ جھومے تیری لگن میں
جاگیں امنگیں ہر دھڑکن میں
منہ سے کہوں کیا میں بے چاری
بلما اناڑی
انگڑائی لے کے ناز و ادا سے
کرکے اشارے ہنس کے لجا کے
پلکیں جھکا کے، پلکیں اٹھا کے
دل کی بتیاں بتلا کے ہاری
بلما اناڑی

کیسا سجیلا میرا سجن ہے
کیا نوجوانی کیا بانکپن ہے
اللہ رکھے ایسی پھبن ہے
سو بار جاؤں میں بلہاری
بلما اناڑی
سانسوں میں لے دل ،جب ہلکورے
کھنچ آئیں آنکھوں میں لال ڈورے
مستی میں چھلکیں رس کے کٹورے
بن جائیں ابرو تیغیں دو دھاری
بلما اناڑی نہ جانے پیت -- پیت کی ریت
کیسے سمجھاؤں لاج کی ماری
بلما اناڑی

(آواز۔بلقیس بانو o موسیقی۔خلیل احمد o فلم تصویر)

نغمہ

حسن سے سر سے پاؤں تک
شاعر کے خواب کی طرح

رات جوان ہو گئی
تیرے شباب کی طرح
حسن ترا سما گیا
آنکھوں میں خواب کی طرح

چپکے سے کہہ رہا ہے دل، پیار کے گیت گائے جا
مہکے لبوں کے پھول چن، حسن کے سائے سائے جا

جھوم رہے ہیں جسم و جاں
شاخ گلاب کی طرح
رات جوان ہو گئی
تیرے شباب کی طرح
ایسی حسین رات پھر، آئے نہ آئے کیا خبر
دل سے ملے ہوئے ہیں دل، کھوئی ہوئی نظر نظر
چاند سے چھلکے چاندنی
جام شراب کی طرح
رات جوان ہو گئی
تیرے شباب کی طرح

(آواز۔احمد رشدی۔ناہید نیازی o موسیقی۔مصلح الدین o فلم۔دل نے تجھے مان لیا)

نغمہ

اے خدا تو ہی بتا، جرم کیا میں نے کیا
کن گناہوں کی مجھے ! مل رہی ہے یہ سزا
اے خدا تو ہی بتا
اک تبسم کے لئے کتنے آنسو نہ پیئے
ایسے عالم میں بھلا کوئی کس طرح جیئے
اے خدا تو ہی بتا
ایک غم ہو تو کہوں ! ایک دکھ ہو تو سہوں !
دل ہی جب چیخ اٹھے کیسے خاموش رہوں !
اے خدا تو ہی بتا
کون سمجھے گا یہاں میرے نالوں کی زباں
اشک بن بن کے بہے میری آہوں کا دھواں
اے خدا تو ہی بتا
جرم کیا میں نے کیا

(آواز۔آئرن پروین o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔کھلونا)

نغمہ

پیار کا سماں، آرزو جواں
سوئی سوئی سی جاگی جاگی سی
ایسی تنہائیاں پھر کہاں
میری پلکوں کی چھاؤں میں آ جا
خواب بن کر نظر میں سما جا
آنکھوں کی باتیں، آنکھیں یہی جانیں
دل کا ہے دل راز داں
پیار کا سماں آرزو جواں

آج میں ہوں کہیں، دل کہیں ہے
کیا محبت یہی تو نہیں ہے
گیتوں میں ڈھل کے، مچلے لبوں پہ
دل کی حسیں داستاں
پیار کا سماں آرزو جواں
سوئی سوئی سی، جاگی جاگی سی
ایسی تنہائیاں پھر کہاں

(آواز۔احمد رشدی۔ناہید نیازیo موسیقی۔سہیل رعناo فلم۔جب سے دیکھا ہے تمہیں)

دوگانا

لڑکا   میری نظر میں کیا ہو تم
لڑکی   کیا ہوں میں
لڑکا   میری نظر سے پوچھ لو
مرے دل حزیں میں تم ، اس طرح جلوہ بار ہو
جیسے خزاں کے دور میں ، آئی ہوئی بہار ہو
میرا یقیں نہ آئے تو، شمش و قمر سے پوچھ لو

لڑکی   مری نظر میں کیا ہو تم
لڑکا   کیا ہوں میں
لڑکی   مری نظر سے پوچھ لو
مری وفا کی آبرو ، میری حسین آرزو
دل میں بسے ہو ایسے تم، پھولوں میں جیسے رنگ و بو
میرا یقیں نہ آئے تو قلب و نظر سے پوچھ لو

لڑکا میری نظر میں کیا ہو تم

لڑکی کیا ہوں میں

لڑکا میری نظر سے پوچھ لو

اتنی حسیں حیات ہے ہاتھوں میں تیرا ہاتھ ہے

لڑکی تم ہو میرے قریب تو سارا جہان ساتھ ہے

میرا یقیں نہ آئے تو شام و سحر سے پوچھ لو

لڑکا میری نظر میں کیا ہو تم

لڑکی کیا ہوں میں

لڑکا میری نظر سے پوچھ لو

(آواز۔احمد رشدی، آئرن پروین ٥ موسیقی۔مصلح الدین ٥ فلم۔دل نے تجھے مان لیا)

نغمہ

کیسا ہے یہ جہاں؟
ہر قدم ایک غم............
ہر گھڑی، اک ستم
اور کب تک سہوں، اے خدا کیا کروں
کیسا ہے یہ جہاں

میری دنیا تھی کیا اور کیا ہو گئی
میری قسمت نہ جانے کہاں سو گئی
ظلمتوں میں میری زندگی کھو گئی
مجھ پہ جو کچھ گزرتی ہے کس سے کہوں
کیا کروں، کیا کروں
ہر قدم ایک غم..........

کیا یہی تیری دنیا کا دستور ہے
ظالموں پر ترا سایہ نور ہے
بے گنہ تیری رحمت سے بھی دور ہے
تو ہی کہہ دے میں فریاد کس سے کروں
کیا کروں، کیا کروں
ہر قدم ایک غم..........

میرے اشکوں پہ ہنستے ہیں دیوار و در
وہ سماں ہے کہ سائے سے لگتا ہے ڈر
زندگی دور ہے، موت نزدیک تر
کس طرف جاؤں میں اے خدا کیا کروں
کیا کروں، کیا کروں

(آواز۔ناہید نیازی ٥ موسیقی۔ مصلح الدین ٥ فلم۔دل نے تجھے مان لیا)

گیت

بل دے کہ نہ یوں زلفوں کو جھٹک
یہ بھیگے ہوئے شعلے کی لپک
واللہ قیامت ہے

یہ رنگ ہے تیرے چہرے کا یا شرم کا عالم ہے
گالوں پہ ہیں پانی کی بوندیں یا پھول پہ شبنم ہے
یہ شوخ حیا، چنچل سی جھجک
یہ بھیگے ہوے شعلے کی لپک
واللہ قیامت ہے

پیراہن رنگین سے تیرا چاندی سا بدن چمکے
آنکھوں کے گلابی ڈوروں سے اس روپ کا رس چھلکے
اٹھلا کے مجھے اس طرح نہ تک
یہ بھیگے ہوئے شعلے کی لپک
واللہ قیامت ہے

آنچل کی یہ گستاخانہ ادا‘ یہ لغزشِ مستانہ
کردے نہ کہیں دل والوں کو کچھ اور بھی دیوانہ
یہ کھلتے ہوئے پھولوں کی مہک
یہ بھیگے ہوئے شعلے کی لپک
واللہ قیامت ہے

(آواز۔احمد رشدی o موسیقار۔نثار بزمی o فلم۔عادل)

گیت

او مانجھی رے
لہر لہر آج کوئی گیت سنائے
کوئی بچھڑا ہوا یاد آئے
سنن سنن پون موہے چھیڑتی جائے
مل کے گلے بیری مورے من کو ستائے
من کی اگن پلک پلک دیپ جلائے
کوئی بچھڑا ہوا یاد آئے

نیّا کنارے سے لگے‘ میں کہاں جاؤں
تپنے لگی اب تو مرے سپنوں کی چھاؤں
سپنوں کی چھاؤں میں بھی نیند نہ آئے
کوئی بچھڑا یاد آئے

ساںجھ سے سجنی ملے اپنے سجن سے
دھیرے دھیرے آنسو بہیں مورے نین سے
نین جھروکوں سے کوئی جھانکتا جائے
کوئی بچھڑا ہوا یاد آئے

ناچے کوئی کھیلے کوئی آنکھ مچولی
ہونٹوں پہ شرمائے کہیں پیار کی بولی
پیار کے دو بول موہے راس نہ آئے
کوئی بچھڑا ہوا یاد آئے
او مانجھی رے
لہر لہر آج کوئی گیت سنائے

(آواز۔آئرن پروین o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔دردِ دل)

نغمہ

چاند سے چاندنی جدا ہو سکتی ہے
جدا میں تم سے ہو جاؤں بھلا یہ کیسے ممکن ہے
یہ ممکن ہے، چکوری چاند سے ہو جائے بیگانہ
چمن سے ختم ہو جائے گل و بلبل کا افسانہ
الگ ہو دھوپ سے چھاؤں، بھلا یہ کیسے ممکن ہے
چاند سے چاندنی جدا ہو سکتی ہے

کنارے اور ندی کا ساتھ چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا
یہ رشتہ پیار کا رشتہ ہے ٹوٹا ہے نہ ٹوٹے گا
میں اس رشتے سے باز آؤں، بھلا یہ کیسے ممکن ہے
چاند سے چاندنی جدا ہو سکتی ہے
جدا میں تم سے ہو جاؤں، بھلا یہ کیسے ممکن ہے

(آواز۔احمد رشدی o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔کھلونا)

نغمہ

دل ایک بار چاہے تو سو بار دیکھنا
میری طرف بھی اۓ میرے سرکار دیکھنا

ہونٹوں سے تو کریں گے ہم انکار بار بار
آنکھوں میں ہے چھپا ہوا اقرار دیکھنا

ساغر بھی ہیں بھرے ہوئے، آنکھوں کے جام بھی
پڑتی ہے کس طرف، نگہ یار دیکھنا

دل ایک بار چاہے تو سو بار دیکھنا
میری طرف بھی اۓ مرے سرکار دیکھنا

(آواز۔نسیم بیگم o موسیقی۔خلیل احمد o فلم ۔تصویر)

نغمہ

ہونٹوں پہ دل کی بات جو آئے تو کیا کروں
رنگینی بہار ستائے تو کیا کروں
تنہائی ہے، شباب ہے، موسم عجیب ہے
ہر موج کہہ رہی ہے، کنارا قریب ہے
الفت میں یہ مقام جو آئے تو کیا کروں
ہونٹوں پہ دل کی بات ....

زلفوں کے سائے سائے ذرا آئیے جناب
ان دھڑکنوں کا آپ ہی کچھ دیجیے جواب
جب دل ہی اپنے ہاتھ سے جائے تو کیا کروں
ہونٹوں پہ دل کی بات جو آئے تو کیا کروں

(آواز۔مالا o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔کھلونا)

نغمہ

تمھیں کو چاہے مرا دل، زباں کہے نہ کہے
تمھیں ہو پیار کے قابل، زباں کہے نہ کہے

نگاہ ملتے ہی کیوں آنکھ جھک سی جاتی ہے
لبوں پہ کیوں یہ ہنسی بار بار آتی ہے
چھپاؤ لاکھ مگر بات کھل ہی جاتی ہے
تمھارا دل بھی ہے مائل زباں کہے نہ کہے

یہ رات آج کہیں یوں ہی بیت جائے نا
جو بات دل میں ہے ہونٹوں پہ آ ہی جائے نا
دھڑکتے دل کو ذرا سا قرار آئے نا
ہماری ایک ہے منزل، زباں کہے نہ کہے

(آواز۔احمد رشدی ○ موسیقی۔سہیل رعنا ○ فلم۔گڑیا)

نغمہ

ہر ایک ستم ہنستے ہوئے ہم نے سہا ہے
مت رو دل بیتاب کہ تیرا بھی خدا ہے

یہ رات، یہ تنہائی، یہ خاموش فضائیں
جینے نہیں دیں گی ہمیں قسمت کی ادائیں
کیا جانیے کس جرم کی آخر یہ سزا ہے
مت رو دل بیتاب کہ تیرا بھی خدا ہے

ہر لمحہ نیا دکھ ہے تو ہر پل غم تازہ
کس کس طرح اے دل تجھے دنیا نے نوازا
پلکوں پہ لیے پھرتے ہیں خوشیوں کا جنازہ
جینا بھی اک الزام ہے، مرنا بھی خطا ہے
مت رو دل بیتاب کہ تیرا بھی خدا ہے

(آواز۔آئرن پروین ○ موسیقی۔خلیل احمد ○ فلم دردِ دل)

دوگانا

لڑکا — لیے چلا ہے دل کہاں، عجیب ہے سماں
نہ کوئی دکھ نہ کوئی غم، بس ایک تم اور ایک ہم
تم اور ہم ، تم اور ہم

لڑکی — لیے چلا ہے دل کہاں ....

لڑکا — یہ جاگتی فضا، سماں یہ دل نشیں
یہ جھومتا فلک، یہ ناچتی زمیں

لڑکی — جدھر نظر کروں دکھائی دو تمہیں
جہاں رہو گے تم، رہے گا دل وہیں
بس ایک تم اور ایک ہم
تم اور ہم ، تم اور ہم
لیے چلا ہے دل کہاں ....
ملے جو تم مجھے، زمانہ مل گیا
نئی حیات کا، بہانہ مل گیا

لڑکا — لب خموش کو، ترانہ مل گیا
دلوں کو پیار کا، خزانہ مل گیا
بس ایک تم اور ایک ہم

دونوں — تم اور ہم ، تم اور ہم

لڑکی — لیے چلا ہے دل کہاں، عجیب ہے سماں
نہ کوئی دکھ نہ کوئی غم، بس ایک تم اور ایک ہم

دونوں — تم اور ہم ، تم اور ہم
تم اور ہم ، تم اور ہم

(آواز۔مالا۔احمد رشدی o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔کھلونا)

نغمہ

ابھی ابھی میں سوچ رہا تھا۔کیا گاؤں
سالگرہ کا دن ہے
پھول ہیں، کھلتے چہرے ہیں
ان چہروں سے، ان لمحوں سے
اک تصویر بناؤں
اور ان میں کھو جاؤں

دن اور رات گذر جاتے ہیں، یادوں سے بھی اتر جاتے ہیں، اس دن کی ہے بات ہی اور
کہنے کو افسانے بہت ہیں، دینے کو نذرانے بہت ہیں، دل کی ہے سوغات ہی اور
اپنے دل کا لے کے اجالا
تیرے خواب سجاؤں
اپنا مان بڑھاؤں

دل کی آنکھیں کھول کے دیکھو، پیار کے موتی رول کے دیکھو، ہم ہیں اپنے ساتھ کہاں
دھیرے دھیرے چلتے چلتے، اپنی آگ میں جلتے جلتے، لے آئے حالات کہاں
تجھ کو اپنے، سارے سپنے
میں کیسے دکھلاؤں
کیا تجھ کو سمجھاؤں

دور بھی رہ کر پاس ہے کوئی، جیون بھر کی آس ہے کوئی، کوئی مگر پہچانے تو
اپنے بھی ہیں پرائے بھی ہیں، دھوپ بھی ہے اور سائے بھی ہیں، کاش کوئی یہ جانے تو
مہماں بن کے اپنے من کے
راز تجھے دکھلاؤں
اور تجھے اپناؤں

(آواز۔اے نیر o موسیقی۔سہیل رعنا o فلم۔آس پاس)

گیت

یہ رات، یہ محفل
پائل کی چھم چھم، کہتی ہے تھم تھم
دل سے ملالے دل
یہ رات، یہ محفل
آج مرا من بس میں نہیں ہے، جھومے نہ جانے کیوں
ناچ رہے ہیں میرے لبوں پر تیرے فسانے کیوں
جاگ رہے ہیں ان آنکھوں میں سپنے سہانے کیوں
پائل کی چھم چھم، کہتی ہے تھم تھم
دل سے ملالے دل
یہ رات، یہ محفل
رات کہے کیا چپکے چپکے، سمجھاؤں کیا کیا
سوچ کے دل میں پیار کی باتیں شرماؤں کیا کیا
دل پہ جو کچھ بیت رہی ہے، بتلاؤں کیا کیا
پائل کی چھم چھم، کہتی ہے تھم تھم
دل سے ملالے دل
یہ رات، یہ محفل

(آواز۔ نجمہ نیازی ○ موسیقی۔ خلیل احمد ○ فلم۔ درد دل)

نغمہ

مست مستم مست مستم یاالٰہی
از شراب عشق مستم یاالٰہی

رقص کروں، ساغر کی طرح چھلکاؤں ہر پیالہ
مست نظر ہوں شوخ ادا، ہے کوئی دل والا

دل میں پیار کی شمع جلی، یاالٰہی
موج صبا کی طرح چلوں، مستی میں لہراؤں

اپنی اداؤں پر خود ہی، شرماؤں، بل کھاؤں
کھلتی ہو جیسے کلی کلی، یاالٰہی

(آواز۔ نسیم بیگم ○ موسیقی۔ خلیل احمد ○ فلم۔ مجاہد)

دوگانا

آسماں کے تلے، پیار کا یہ جہاں
کہہ رہا ہے یہ دل، آج کہہ دو یہاں
دل کی بیتابیاں
آسماں کے تلے

ہائے کتنی لگن موج و ساحل میں ہے
ایسی الفت بھلا آج کس دل میں ہے
آسماں کے تلے

ایسے دل کی ہے گر، جستجو آپ کو
گر محبت کی ہے، آرزو آپ کو
اک نگاہ کرم، اس طرف مہرباں
آسماں کے تلے

اڑتے بادل بھی ہیں کس قدر منچلے
ہائے کس پیار سے، مل رہے ہیں گلے
آسماں کے تلے

یہ نظارہ نہ ہو، ایک دھوکہ کہیں
اڑتے بادل کہیں ساتھ دیتے نہیں
پیار میں ہر قدم دل کا ہے امتحاں
آسماں کے تلے

(آواز۔احمد رشدی۔مالا o موسیقی۔اے حمید o فلم۔زندگی ایک سفر ہے)

نغمہ

دیکھ اے بے رحم آسماں
کتنا بے درد ہے یہ جہاں

میرے مولا مری کیا خطا ہے
کون سے جرم کی یہ سزا ہے
ایک دکھیا بنی ہے سوالی
جس نے ہر ظلم ہنس کے سہا ہے

میری غربت بنی ہے نشانہ
چھن گیا میرا سارا خزانہ
جس کے قدموں کے نیچے ہے جنت
اس کا گھر ہے نہ کوئی ٹھکانہ

چھن گیا مجھ سے میرا دلارا
چھپ گیا میری آنکھوں کا تارا
لٹ گیا گھر، ہوئی گود خالی
ایک ممتا ہوئی بے سہارا
کتنا بے درد ہے یہ جہاں
دیکھ اے بے رحم آسماں

(آواز ۔ مالا ○ موسیقی ۔ خلیل احمد ○ فلم ۔ کنیز)

دوگانا

لڑکا: میرے سامنے آکے چھپ جانے والے
مجھے ایک بار اور جلوہ دکھا دے

لڑکی: تجھے دیکھ کر جاگ اٹھی دل کی دھڑکن

لڑکا: ذرا اپنے رخ سے یہ پردہ ہٹا دے
مرے سامنے آکے چھپ جانے والے

لڑکی: زباں چپ رہے تو نظر بولتی ہے
نظر کی خموشی بھی ہے اک فسانہ

لڑکا: یہ دانتوں میں انگلی، یہ رک رک کے چلنا
محبت کے اقرار کا ہے بہانہ
حقیقت یہ کیا ہے، مجھے تو بتا دے
مرے سامنے آکے چھپ جانے والے

لڑکا

یہ آنچل جو خود اڑ کے ہاتھ آ گیا
کہو تو میں آنکھوں سے اس کو لگا لوں
میں شاعر ہوں، تو اک سراپا غزل ہے
ذرا سامنے آ کہ میں گنگنا لوں
میری سوئی قسمت خدارا جگا دے
مرے سامنے آ کے چھپ جانے والے

لڑکی

میرے دل میں کیا ہے، یہ مجھ سے نہ پوچھو
حیا کا تقاضہ ہے خاموش رہنا
کلی کو سکھایا ہے باد صبا نے
بس اپنی ہی خوشبو میں مدہوش رہنا

لڑکا

کلی کی طرح آج پھر مسکرا دے
میرے سامنے آ کے چھپ جانے والے
مجھے ایک بار اور جلوہ دکھا دے
میرے سامنے آ کے چھپ جانے والے

(آواز۔ وہاب خان اور مہناز ○ موسیقی۔ خلیل احمد ○ فلم۔ چکر)

گیت

دل تڑپے دن ریناں، پیا آجا رے
بن دیکھے نہیں چیناں رے
تیرے بنا من میں مرے آگ جلے رے
دیکھوں جدھر تیری نظر ساتھ چلے رے
مست پون بن کے پیا، لگ جا گلے رے
بنتی کروں دن ریناں
دھڑکے جیا جب سے ترا نام لیا رے
منوا مرا جب سے ترے نام کیا رے
نیند مری چین مرا لوٹ لیا رے

(آواز۔ مالا ○ موسیقار۔ اے حمید ○ فلم۔ میں وہ نہیں)

نغمہ

دل یہاں ۔نظر وہاں۔خیال ہے کہاں ۔ارے سبحان اللہ
نہ ہو یہاں نہ ہو وہاں ....ارے سبحان اللہ
اس بت حسیں سے کیا وفا کی آرزو
جو نہ جانتا ہو کیا ہے دل کی آبرو
کیا خبر اسے کہ کس کا دل ہوا لہو
نہ ہو یہاں، نہ ہو وہاں ....ارے سبحان اللہ
تم وطن کی آبرو، وطن کی جان ہو
اور دشمن وطن پہ مہربان ہو
جھک گیا زمیں پہ جو وہ آسمان ہو
نہ ہو یہاں، نہ ہو وہاں ارے سبحان اللہ
کیا یہی ہے وہ مقام جس کے واسطے
ہم نے اپنے خون سے بنائے راستے
کچھ تو سوچئے ذرا خدا کے واسطے
نہ ہو یہاں، نہ ہو وہاں ....ارے سبحان اللہ
دل یہاں، نظر وہاں ....ارے سبحان اللہ

(آواز۔احمد رشدی۔مسعود رانا ٥ موسیقی۔خلیل احمد ٥ فلم۔مجاہد)

دوگانا

لڑکی — زندگی کی ہر خوشی اشکوں میں ڈھل کر رہ گئی
دیکھتے ہی دیکھتے دنیا بدل کر رہ گئی
لڑکا — زندگی کی ہر خوشی
لڑکی — تم پہ جو کچھ بھی گزرتی ہے مجھے احساس ہے
میں تو ہوں وہ شمع جو خود ہی پگھل کر رہ گئی
دیکھتے ہی دیکھتے دنیا بدل کر رہ گئی
لڑکا — آپ کہتے ہیں تو اس غم کو بھی سہہ جائیں گے ہم
دے کے خوابوں کے کھلونے دل کو بہلائیں گے ہم
فصل گل تو اپنے ہی شعلوں میں جل کر رہ گئی
دیکھتے ہی دیکھتے، دنیا بدل کر رہ گئی
لڑکی — زندگی کی ہر خوشی اشکوں میں ڈھل کر رہ گئی
دیکھتے ہی دیکھتے

(آواز۔احمد رشدی ۔آئرن پروین ٥ موسیقی۔خلیل احمد ٥ فلم۔درد دل)

نغمہ

تو ہے خوش نصیب اے دل، تیرے دن بدل گئے ہیں
جو بجھے ہوئے تھے دل میں، وہ چراغ جل گئے ہیں

مجھے یہ گماں نہیں تھا کہ خزاں میں گل کھلے گا
سر راہ چلتے چلتے کوئی ہم سفر مل گا
وہ گہر بنیں گے اک دن کہ جو اشک ڈھل گے ہیں
تو ہے خوش نصیب ترے دل تیرے دن بدل گئے ہیں

کوئی کرگیا ہے روشن میری زندگی کی راہیں
کسی دل کی دھڑکنوں میں مجھے مل گئیں پناہیں
جو قدم بہک رہے تھے وہ قدم سنبھل گئے ہیں
تو ہے خوش نصیب اے دل تیرے دن بدل گئے ہیں

(آواز۔ مالا ○ موسیقی۔ خلیل احمد ○ فلم۔ کھلونا)

دوگانا

لڑکی   دل میں چپکے چپکے جاگے تیرا میٹھا میٹھا پیار
لڑکا   نس نس میں رس گھول رہی ہے تیرے آنچل کی مہکار
اُڑتے پنچھی، جھومتے بادل، پیار کے گیت سناتے جائیں
ٹھنڈی ہوا کے چنچل جھونکے دل میں آگ لگاتے جائیں
لڑکی   رُت کی گت پر دھرتی ناچے، پھول بکھیرے فصلِ بہار
دونوں   دل میں چپکے چپکے جاگے

لڑکی   دن کو سورج رات کو چندا بن کر تیرے ساتھ رہوں
تیرے دل کی دھڑکن بن کر شام سویرے ساتھ رہوں
تجھ سے مرے دل کا اُجالا تجھ سے روپ سنگھار
دونوں   دل میں چپکے چپکے جاگے

لڑکا   تجھ سے مل کر جی کیا چاہے، میں جانوں یا تو جانے
بھنورے پھول کی آنکھ مچولی، پھولوں کی خوشبو جانے
لڑکی   شعلے میں کیا بات ہے جس پر، پروانہ ہوتا ہے نثار
دونوں   دل میں چپکے چپکے جاگے تیرا میٹھا میٹھا پیار

(آواز۔ احمد رشدی۔ آئرن پروین ○ موسیقی۔ خلیل احمد ○ فلم۔ شریر)

دوگانا

لڑکی میرے سینے میں بھی دل ہے کوئی اتنا سمجھے
کیسے میں تم سے کہوں تم سے محبت ہے مجھے

لڑکا میرے سینے میں بھی دل ہے کوئی اتنا سمجھے
کیسے میں تم سے کہوں تم سے محبت ہے مجھے
لڑکی دل میں جو بات ہے آنکھیں اسے کہہ جاتی ہیں
تم سے ملتے ہی نگاہیں میری شرماتی ہیں
جانے کب سمجھو گے یہ بات شکایت ہے مجھے
لڑکا میری خاموشی میں کیا راز ہے تم کیا جانو
پیار کا یہ بھی اک انداز ہے تم کیا جانو
اپنی ہی آگ میں جل جانے کی عادت ہے مجھے
میرے سینے میں بھی دل ہے کوئی اتنا سمجھے
لڑکی کیسے میں تم سے کہوں تم سے محبت ہے مجھے
میرے سینے میں بھی دل ہے ......

(آواز۔احمد رشدی۔نسیم بیگم ٥ موسیقی۔خلیل احمد ٥ فلم۔بالم)

نغمہ

لوگوں کی نظر میں یہ دنیا قدرت کا حسین انعام سہی
یہ چاند ستارے جنت کی حوروں کے چھلکتے جام سہی
اس دنیا سے نفرت ہے مجھے یہ جرم سہی الزام سہی
میں اہل جہاں کی نظروں میں آوارہ سہی بدنام سہی
اس دنیا سے نفرت ہے مجھے

ہونٹوں پر پھول مہکتے ہیں سینوں میں آگ دہکتی ہے
یاں جھوٹ کی بھول بھلیاں ہیں سچائی راہ بھٹکتی ہے
یہ صبح سنہری صبح سہی یہ شام روپہلی شام سہی
اس دنیا سے نفرت ہے مجھے

سچ بول کے میں نے کیا پایا سچ بول کے تم کیا پاؤ گے
انسان جو بننا چاہو گے تو دار پہ کھینچے جاؤ گے
چپ سادھ کے زندہ رہنے میں سکھ چین سہی آرام سہی
اس دنیا سے نفرت ہے مجھے

یہ پھیلے جال فریبوں کے تہذیب جسے ہم کہتے ہیں
ناسور ہیں جس میں برسوں سے کیڑوں کی طرح ہم رہتے ہیں
اس جال کے ٹکڑے کرنے میں دنیا کا کوئی انجام سہی
اس دنیا سے نفرت ہے مجھے

(آواز۔ مسعود رانا o موسیقی۔ خلیل احمد o فلم۔ لفنگا)

کورس

ساتھی میرے، شام سویرے، محنت اپنا کام
کام تو پورا، دام ادھورا، پھر بھی ہم بدنام

جلتا سورج، تپتی دھرتی گود میں ہم کو پالے
خون پسینہ ایک کریں تو پائیں ہاتھ کے چھالے
ہونٹوں پہ مسکان ہے لیکن سینے میں کہرام

بہے پسنیہ بن کے جوانی، جلتا جائے خون
تپتے تپتے انگاروں میں ڈھلتا جائے خون
خون کا شعلہ بھڑک اٹھے تو دنیا دے الزام

دولت کی شطرنج کے مُہرے بن کے جئیں ہم لوگ
امرت جان کے ہنستے گاتے زہر پئیں ہم لوگ
جیتے جی اس موت کو سمجھیں قسمت کا انعام

دھرتی گھومے موسم بدلے بدلیں نہ اپنے بھاگ
اپنے تن پہ دھول جمی ہے پیٹ میں بھڑکے آگ
مٹی سے آغاز ہوا ہے مٹی ہے انجام

سمجھے کیسے پتھر دنیا ہم بھی ہیں انسان
ہم بھی ہیں آدم کے بیٹے ہم کو بھی پہچان
کرنا ہوگا اور ہی کچھ اب، لے کے خدا کا نام

ساتھی میرے، شام سویرے، محنت اپنا کام
کام تو پورا، دام ادھورا، پھر بھی ہم بدنام

(آواز۔مسعود رانا اور ہمنواo موسیقی۔سہیل رعناo فلم۔شہر اور سائے)

کورس

رائت الصبیحاً علیٰ قصراً
متفصلاً بدراً و ہلالاً
فقلتُ ما اسمُکَ
فقالاً ـــ لولو
فقلت ـ لی لی
فقالا ـــ لا لا

آج نہ پھر کل آئے گا سوچ ذرا نادان
آج اٹھا لے جی بھر کے دل کا ہر اک احسان
کوئی نہ جانے، دل کے فسانے، سب ہیں دوانے

رائت الصبیحاً علی قصراً
جام ترا اگر خالی ہے آنکھوں سے تو پی لے
غم کی ماری دنیا میں ہنستے ہوئے جی لے
ہاتھ بڑھا لے، جام اُٹھا لے، رات سجا لے
رائت الصبیحاً علی قصراً

(آواز۔رشدی۔نجمہ، ناہید نیازی اور ہمنواo موسیقی۔مصلح الدینo فلم۔دل نے تجھے مان لیا)

قوالی

یہ مکھڑے پہ آنچل کہ چندا پہ بادل ' یہ قد ہے کہ بجلی سی لہرا رہی ہے
لجائے لجائے وہ یوں آرہے ہیں کہ جیسے قیامت چلی آرہی ہے
کیسا جلوہ ہے کہ آنکھوں میں سماتا ہی نہیں
اتنی روشن ہے نظر ' کچھ نظر آتا ہی نہیں
نظر آفتابی' جبیں ماہتابی' جوانی ہے جیسے چھلکتی گلابی
میں دل کو سنبھالوں کہ خود کو سنبھالوں ارے میری دنیا لٹی جارہی ہے
ہائے یہ رات یہ جنت سے اتاری ہوئی رات
رنگ اور نور سے دھو دھو کے نکھاری ہوئی رات
ادائے حیا سے' نگاہیں اٹھا کے، مری سمت دیکھو ذرا مسکرا کے
ذرا سوچو سوچو' کہ یہ رات کیا کیا، اشاروں اشاروں میں سمجھا رہی ہے
یہ مکھڑے پہ آنچل کہ چندا پہ بادل 'یہ قد ہے کہ بجلی سی لہرا رہی ہے

(آوازیں۔مسعود رانا'بشیر احمد قوال'نسیمہ شاہین ٥ موسیقی۔مصلح الدین ٥ فلم۔دل نے تجھے مان لیا)

شادی کا گیت

بھولی دلہنیا کا جیا لہرائے
موتین والی کو پیا یاد آئے
پیا گھر جانا سجن گھر جانا
بابل کی گلیوں میں کچھ نہ سُہائے

چمکے ہے ماتھے پہ ٹیکہ سنہرا
گورے گورے مکھڑے پہ لڑیوں کا پہرہ
ہائے کہیں نا نظر لگ جائے
بھولی دلہنیا کا جیا لہرائے

چہرہ گلابی تو آنچل ہے دھانی
شرمائے جلووں سے کرنوں کی رانی
چندا بھی دیکھے تو چھپ چھپ جائے
بھولی دلہنیا کا جیا لہرائے

مستی میں ڈوبی ہوئی ہے جوانی
بن جائے گی دو دلوں کی کہانی
بلما جو گوری کا گھونگھٹ اٹھائے
بھولی دلہنیا کا جیا لہرائے
موتین والی کو پیا یاد آئے
پیا گھر جانا سجن گھر جانا
بابل کی گلیوں میں کچھ نہ سُہائے

(آواز۔نسیمہ شاہین اور ہمنواo موسیقی۔خلیل احمدo فلم۔آنچل)

شادی کا گیت

لال بنی میری موتین والی
لال بنی میری کنگن والی
لال بنی نازوں کی پلی ہے
کھلتی ہوئی جوہی کی کلی ہے
لال بنی مصری کی ڈلی ہے
گائیں سکھیاں مبارک بادی
لال بنی میری موتین والی
ساس نند جٹھانی دیور
تجھ پہ کریں گے جان نچھاور
راج کرے گی سارے گھر پر
گائیں سکھیاں مبارک بادی
لال بنی میری موتین والی
آج ہوئی تو پرائی بہنا
تجھ کو مبارک جوڑا گہنا
جم جم نت سسرال میں رہنا
گائیں سکھیاں مبارک بادی
لال بنی میری موتین والی

(آواز۔نسیمہ شاہین اور ہمنواo موسیقی۔خلیل احمدo فلم۔میرے محبوب)

وداعی کا گیت

چھوڑ چلی رے سکھی بابل کا گھروا
توڑ چلی رے گوری بچپن کا ناطہ
چھوڑ چلی رے سکھی

مکھڑے پہ کھیلیں پھولوں کی لڑیاں
پلکوں پہ آنسو کے تار
آنکھوں میں گھومیں سپنوں کی گھڑیاں
سپنوں میں ساجن کا پیار
کل تھا جو اپنا اب ہے پرایا
توڑ چلی رے گوری بچپن کا ناطہ
چھوڑ چلی رے سکھی

روتے دلوں کی لے جا دعائیں
لے جا رے بہنا کا پیار
ہمجولیاں لیں تیری بلائیں
ماں جائے تجھ پر نثار
چمکے ہمیشہ تیرا نصیبا
توڑ چلی رے گوری بچپن کا ناطہ
چھوڑ چلی رے سکھی بابل کا گھروا

(آواز۔آئرن پروین اور ہمنوا ○ موسیقی۔خلیل احمد ○ فلم۔دردِ دل)

لوری

چھن چھن چھنانانا چھن
چندا کے ہنڈولے میں۔اڑن کھٹولے میں
امی کا دلارا ۔ ابوجی کا پیارا سوئے
نندیا جھلائے تجھے جھولنا

دھیرے دھیرے نندیا تو انکھیوں میں آنا
میٹھے میٹھے 'پیارے پیارے سپنے دکھانا
پریوں کی نگری کی سیر کرانا
چندا کے ہنڈولے میں۔اڑن کھٹولے میں

جب تک میرا منا سوئے، تارو تم نا سونا
مہکے ہمیشہ یوں ہی پھولوں کا بچھونا
کھیلے کودے جُگ جُگ میرا سلونا
چندا کے ہنڈولے میں۔اڑن کھٹولے میں
امی کا دلارا ۔ابوجی کا پیارا سوئے
نندیا جھلائے تجھے جھولنا
چھن چھن چھنانانا چھن

(آواز۔ثریاحیدرآبادی o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔لوری)

لوری

چھن چھن چھنانانا چھن
چندا کے ہنڈولے میں۔اڑن کھٹولے میں
امی کا دلارا ۔ ابوجی کا پیارا سوئے
نندیا جھلائے تجھے جھولنا

میری آنکھوں کے اجیارے، مجھ سے دور نہ ہونا
میرے اللہ میرے آنسوؤں کی لاج نہ کھونا
کھیلے کودے جُگ جُگ میرا سلونا
چندا کے ہنڈولے میں۔اڑن کھٹولے میں
امی کا دلارا ۔ ابوجی کا پیارا سوئے
نندیا جھلائے تجھے جھولنا
چھن چھن چھنانانا چھن

(آواز۔نورجہاں o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔لوری)

لوری

سو جا میری گڑیا، تو کیوں ٹک ٹک جاگے
اپنا دکھڑا کیسے روئے، ممتا تیرے آگے
سوجا میری گڑیا

تو کیا جانے اس جگ میں ہیں کیسے کیسے لوگ
پیار جتا کے دے جاتے ہیں جیون بھر کا روگ
تیرا میرا دل ہے ایک کھلونا جن کے آگے
سوجا میری گڑیا

کوئی نہ جانے دل کیوں روئے، نین کریں کیوں بین
نیند کے بدلے کیوں آنکھوں میں آنسو ہیں بے چین
جس نے دیا ہے یہ دکھ ہم کو، اس کو نہ یہ دکھ لاگے
سوجا میری گڑیا، تو کیوں ٹک ٹک جاگے
اپنا دکھڑا کیسے روئے ممتا تیرے آگے
سوجا میری گڑیا

(آواز۔نورجہاں o موسیقی۔سہیل رعنا o فلم گڑیا)

لوری

اللہ اللہ اللہ اللہ
سو جا میری آنکھوں کے تارے، سوجا راج دلارے
اللہ اللہ اللہ اللہ

چندا سے چھپ کے چپکے چپکے نندیا رانی آجا
نیند کی آس میں ٹک ٹک جاگے میرا مُنّا راجہ
اپنی آنکھوں کا ہر سپنا ممتا تجھ پر وارے
اللہ اللہ اللہ اللہ

میرے آنسو موتی بن کے تیرا روپ نکھاریں
اپنے ابو کے سائے میں تجھ پر آئیں بہاریں
جھولے کی ہر پینگ بڑھائے تیری عمریا پیارے
اللہ اللہ، اللہ اللہ

(آواز۔نگہت سیما o موسیقی۔خلیل احمد o فلم تصویر)

لوری

اماں کی بانہوں میں پیارا
جیسے چندا کو گودی میں تارا

میں جانوں کاہے کو جگتی ہیں آنکھیں
ابو کا رستہ تکتی ہیں آنکھیں
جن کے بِنا نہیں اپنا گزارا
امی کی بانہوں میں پیارا ....

جُگ جُگ جیئے تو نازوں کے پالے
آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کے اجالے
تو ہی ہے میرے من کا سہارا
امی کی بانہوں میں پیارا ....

ندیا کے جھولے میں سونے کی ڈوری
امی سُناتی پیاری سی لوری
سپنوں کی جنت کا کرلے نظارہ
امی کی بانہوں میں پیارا
جیسے چندا کی گود میں تارا

(آواز۔رونا لیلیٰ o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔کھلونا)

نغمہ

میں حُسن کا شیدائی، میں حُسن کا دیوانہ
ہر پھول کا متوالا، ہر شمع کا پروانہ
میں حُسن کا دیوانہ
آنکھوں سے کبھی پی لی، ہونٹوں سے کبھی کھیلا
ہوگا نہ زمانے میں ہم سا کوئی البیلا
ہر گل کی زباں پر ہے، یارو مرا افسانہ
میں حُسن کا دیوانہ

مہ پاروں کے سینے میں، دل بن کے اُتر جاؤں
جس راہگذر سے میں لہرا کے گذر جاؤں
چلتے ہوئے راہی کیوں تکتے ہیں رقیبانہ
میں حُسن کا دیوانہ

میں موج ہوا بن کر، آنچل کوئی لہرا دوں
اس چاند سے مکھڑے پر ان زلفوں کو بکھرا دوں
اڑتا ہوا بادل ہوں، چھلکا ہوا پیمانہ

ہر پھول کا متوالا، ہر شمع کا پروانہ
میں حُسن کا شیدائی، میں حُسن کا دیوانہ

(آواز۔احمد رشدی ٥ موسیقی۔خلیل احمد ٥ فلم۔درددل)

نغمہ

پیار میں ہم ائے جان تمنا
جان سے جائیں تو مانو گے
چاک گریبان گلیوں گلیوں
خاک اڑائیں تو مانو گے
پیار میں ہم ائے جان تمنا

ہم نے تم سے پیار کیا ہے، کیوں نہ تمہارے ناز اٹھائیں
تم جو کہو تو ان قدموں میں دل رکھ دیں دامن پھیلائیں
ہاتھ کو جوڑ کے منت کر کے تم کو منائیں تو مانو گے
پیار میں ہم ائے جان تمنا
جان سے جائیں تو مانو گے

ہائے یہ تیکھے تیور یہ پیشانی پہ بل
ہائے غصیلی آنکھوں میں ہلکا سا چمکیلا کاجل
اس عالم میں بھی ہم تم کو آج ہنسائیں تو مانو گے
پیار میں ہم ائے جان تمنا
جان سے جائیں تو مانو گے

آئی ہنسی وہ آئی لبوں پر رخساروں کے پھول کھلے
ڈوب گئے آنکھوں کی چمک میں پیار کے سارے شکوے گلے
لو اب ہم نے توبہ کرلی اب نہ ستائیں تو مانو گے
پیار میں ہم ائے جان تمنا
جان سے جائیں تو مانو گے

(آواز۔احمد رشدی o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔کنیز)

نغمہ

دونوں طرف ہے آج برابر ٹھنی ہوئی
اور مجھ غریب جان کے اوپر بنی ہوئی
دونوں طرف ہے آج برابر ٹھنی ہوئی

اُن کا کہا جو مانیں تو یہ روٹھ جائیں گے
اِن کو اگر منائیں تو یہ منہ پھلائیں گے
دل ہے مرا اِدھر تو مری جان ہے اُدھر
دل کو اگر سنبھالیں تو ہم جاں سے جائیں گے
دونوں طرف ہے آج برابر ٹھنی ہوئی

کتنے حسین دونوں ہیں صورت تو دیکھئے
اور میرے دل میں ان کی محبت تو دیکھئے
یہ چندے آفتاب ہیں یہ چندے ماہتاب
دونوں کے درمیاں مری حالت تو دیکھئے
دونوں طرف ہے آج برابر ٹھنی ہوئی
اور مجھ غریب جاں کے اوپر بنی ہوئی
دونوں طرف ہے آج برابر ٹھنی ہوئی

(آواز۔احمد رشدی o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔کنیز)

دوگانا

لڑکی　کیوں حضور کیوں، یہ غرور کیوں
　جب دل نے تجھے مان لیا
لڑکا　تیرے پیار کا، اعتبار کیا
　اے حسن تجھے جان لیا
　کیوں حضور کیوں، یہ غرور کیوں

لڑکی　ایسے آنکھیں پھاڑ کے دیکھا نہ کرو
لڑکا　دیکھیں گے ہم، جو کرنا ہے کیا کرو
لڑکی　آہا، یہ منہ اور یہ باتیں، کس دل سے جی
لڑکا　تم کیا جانو، تم کیا سمجھو، اس دل سے جی
لڑکی　کیا ہے تیرے دل میں ہم نے تیری نظر سے جان لیا

لڑکا　سن اے نازنین۔ ایسے ہم نہیں
　کب ہم نے تیرا احسان لیا
　کیوں حضور کیوں، یہ غرور کیوں
لڑکا　کالی زلفوں والوں کا ہے دل بھی کالا
لڑکی　پھر کیوں ہم پہ مرتے ہو جناب والا
لڑکا　پہلے کتنے ڈورے ڈالے ان آنکھوں سے
لڑکی　ہم کو کس نے بہکایا میٹھی باتوں سے
لڑکا　کوئی نہ تم سا دیکھا ہم نے سارا زمانہ چھان لیا
لڑکی　اے جناب من، چھوڑو یہ چلن
　اب میں نے تمہیں پہچان لیا
لڑکا　کیوں حضور کیوں
　اب میں نے تجھے مان لیا؟

(آواز۔ احمد رشدی۔ ناہید نیازی o موسیقی۔ مصلح الدین o فلم۔ دل نے تجھے مان لیا)

نغمہ

کیا چیز ہو تم واللہ ۔شعلہ بھی ہو شبنم بھی
بگڑے ہوے تیوّر ہیں اور پیار کا عالم بھی

ویسے ہی قیامت ہو، نکلے ہو جو بن ٹھن کے
بل ڈال کے ابرو میں دیکھو نہ ہمیں تن کے
ڈھاتا ہے غضب دل پر ابرو کا حسیں خم بھی

خاموش اداؤں میں کیا حُسنِ تکلم ہے
آنکھوں میں ہیں انگارے، ہونٹوں پہ تبسم ہے
کیا راز ہے سینے میں کچھ جان گئے ہم بھی
کیا چیز ہو تم واللہ ۔شعلہ بھی ہو شبنم بھی

(آواز۔احمد رشدی o موسیقی۔اے حمید o فلم۔میں وہ نہیں)

نغمہ

یہ نخرے کیا بات ہے، یہ زلفیں کیا شان ہے
ادائیں ...ہاہاہا....جفائیں .....اُف اُف
واللہ برا نہ مانو ....اپنی تو ہے یہ عادت
یہ نخرے، کیا بات ہے

اِک بات پوچھتا ہوں، گر دیجیے اجازت
یہ منہ پھلائے رہنا، ہونٹوں سے کچھ نہ کہنا
یہ تن کے بیٹھ جانا، یوں بن کے بیٹھ جانا
غصہ ہے یا ادا ہے، شوخی ہے یا شرارت
یہ نخرے، کیا بات ہے

سچ پوچھیئے تو کہہ دوں گر دیجیے اجازت
یہ شانِ دلربائی تم نے ہمیں سے پائی
گر لفٹ ہم نہ دیتے، ایسے نہ تم اکڑتے
آئینہ دیکھئے تو، آخر کو ہو نہ عورت
یہ نخرے، کیا بات ہے

تھوڑا سا میں ہنسادوں، گر دیجیے اجازت
آئی ہنسی وہ آئی، مولا تیری دُہائی
اب دل سے دل ملادے، دل کی کلی کھلا دے
آنکھوں میں بس گئی ہے یہ بھولی بھالی صورت
یہ نخرے کیا بات ہے، یہ زلفیں کیا شان ہے

(آواز۔احمد رشدی o موسیقی۔مصلح الدین o فلم۔دل نے تجھے مان لیا)

گیت

ہوگئی ہوگئی ہوگئی
محبت ہوگئی
اک ناری سے، متواری سے
میں چپ ہی رہا، خود اس نے کہا
محبت ہوگئی

جب دیکھا اُسے، پیار آیا
دل جھوما، بدن لہرایا
کچھ کہنے کو جی چاہا
کچھ جھجکا، کچھ شرمایا
جب کچھ بھی کہہ نہ پایا

میں چپ ہی رہا
خود اس نے کہا
محبت ہو گئی
وہ حسن کی دولت والی
یاں دونوں جیبیں خالی
وہ پھول کی نازک ڈالی
میں بھنورا صورت کالی
اس پیار کا اللہ والی
میں چپ ہی رہا۔ خود اس نے کہا
محبت ہو گئی
میں نکّو نکّو بولا
انہیں آپیچ دل دے بیٹھیں
میں کائے کو انکھیاں پھیروں
انھوں آ کو جب مل بیٹھیں
پھر دلیچ حضت کچھ بولا
میں چپ ہی رہا، خود اس نے کہا
محبت ہو گئی

(آواز۔ احمد رشدی o موسیقی۔ خلیل احمد o فلم۔ میرے محبوب)

دوگانا

لڑکی — کہاں چلے عالی جناب ۔ چھوڑیئے بھی یہ حجاب
ہم سے یہ بیگانگی ۔ خوب شئے ہیں آپ بھی
کہاں چلے عالی جناب ....

لڑکا — بخشیے ہم کو حضور، ماریے نہ بے قصور
عشق ہے یا دل لگی، خوب شئے ہیں آپ بھی
بخشیے ہم کو حضور . . . .

لڑکی — خوف کی کیا بات ہے، دل مرا جب ساتھ ہے
دیکھ تو لیجئے ذرا، کیا سہانی رات ہے
یہ سماں یہ بے رخی، ایسے عالم میں اجی
ہم سے یہ بیگانگی، خوب شئے ہیں آپ بھی
کہاں چلے عالی جناب ....

لڑکا — جانِ من میں وہ نہیں، جو ہے قبلہ کو یقیں
سر پہ دو اک بال ہیں، وہ نہ جھڑ جائیں کہیں
عشق سے باز آئے ہم، کیجیے ہم پہ کرم
عشق ہے یا دل لگی، خوب شئے ہیں آپ بھی
بخشیے ہم کو حضور . . . .

لڑکی — میں بھی راضی آپ بھی، پھر کسی قاضی سے کیا
دل سے دل جب مل گیا، حال اور ماضی سے کیا

لڑکا — سوچ لیجیے اے جناب، کر نہ دیں خانہ خراب

لڑکی — چھوڑیئے بیگانگی

لڑکا — خوب شئے ہیں آپ بھی

لڑکی — کہاں چلے عالی جناب

(آواز۔ احمد رشدی۔ مالا ٥ موسیقی۔ اے حمید ٥ فلم۔ میں وہ نہیں)

دوگانا

لڑکا — دل میں اِک بات ہے، پوچھو تو بتا دوں تم کو

لڑکی — اس قدر پاس نہ آؤ، یہ جتا دوں تم کو
دل میں اِک بات ہے

لڑکا — پاس رہ کر بھی یہ کچھ دور رہنے کی ادا

لڑکی — تم کو ڈر ہے، تمہیں دیوانہ بنا دے نہ کہیں
میں ابھی غیر ہوں، ڈرتی ہوں کہ دنیا کی نظر
اس ملاقات کو افسانہ بنا دے نہ کہیں

لڑکا — گر اجازت ہو تو اس دل میں چھپا لوں تم کو

لڑکی — اس قدر پاس نہ آؤ یہ جتا دوں تم کو
دل میں اِک بات ہے

لڑکی — میں تمہاری ہوں، تمہاری ہی رہوں گی لیکن

لڑکا — تم کو یہ ڈر ہے کہ انجامِ وفا کیا ہوگا
میری جاں، میرا جہاں میرا مقدر ہو تم
کس طرح مجھ سے جدا، میرا ہی سایہ ہوگا

لڑکی — اپنا دل چیر کے کس طرح دکھا دوں تم کو؟

لڑکا — اپنا دل چیر کے کس طرح دکھادوں تم کو؟

لڑکی — اس قدر پاس نہ آؤ یہ جتا دوں تم کو
دل میں اِک بات ہے

(آوازیں۔ احمد رشدی۔ مالا ٥ موسیقی۔ خلیل احمد ٥ فلم۔ دردِ دل)

نغمہ

ماہ لقا... محبوبہ..... ماہلقا... محبوبہ
عشق کیا، کوئی شوق نہیں
عاشق ہم بد ذوق نہیں.... ماہ لقا...... محبوبہ
خلوت یعنی تنہائی
کھینچ کے ہم کو لے آئی
آپ عبا و قبا پہ نہ جائیں
ہم سے محبت تو فرمائیں
ماہ لقا....... محبوبہ... ماہ لقا..... محبوبہ
غیض وغضب یہ رہنے دیں
دل کی بات تو کہنے دیں
قصہ ہے یہ مختصراً
نیک بہت ہیں ہم عملاً
ماہ لقا....... محبوبہ

عرض دل پر غور کریں
فیصلہ اب فی الفور کریں
ہم کو نہ غرق یاس کریں
ریشِ دراز کا پاس کریں
ماہ لقا...... محبوبہ

(آواز۔احمد رشدی o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔میرے محبوب)

گیت

سمجھ سمجھ کے سمجھ کو سمجھو
سمجھ سمجھنا بھی اک سمجھ ہے
سمجھ سمجھ کے بھی جو نہ سمجھے
میری سمجھ میں وہ ناسمجھ ہے
اے جی ..... تم نے مجھے پہچانا نہیں
میں دیوانہ نہیں

میں خوب جانتا ہوں
جو روپ ہے تمہارا
بہروپیا ہوں میں بھی
اے میری ماہ پارہ
من خوب بھی شناسم
پیرانِ پار سارا
اے جی ..... تم نے مجھے پہچانا نہیں

اک پھونک مار دوں تو
ساری زمین ہلا دوں
اک روپیے کو پل میں
سو روپیے بنا دوں
جس سے ہے پیار تم کو
اس سے تمھیں ملا دوں
اے جی ..... تم نے مجھے پہچانا نہیں

میری نگاہ میں ہیں
قانون کی نگاہیں
لاٹھی پولس کی بن کے
پھیلی ہیں میری بانہیں
کوئی نہ بچ سکے گا
ہیں بند ساری راہیں
اے جی ..... تم نے مجھے پہچانا نہیں

تم یہ نہیں سمجھنا
نشے میں چور ہوں میں
جتنی قریب ہوں تم

اتنا ہی دور ہوں میں
صفدر نہ مجھ کو سمجھو
عبدالشکور ہوں میں
اے جی ..... تم نے مجھے پہچانا نہیں

(آواز۔احمد رشدی ○ موسیقی۔خلیل احمد ○ فلم۔انسپکٹر)

گیت

میں ہوں ایک لفنگا
دنیا سمجھے کام ہے میرا ... دھینگا مشتی دنگا
میں ہوں ایک لفنگا

دنیا ساری لوٹ کھسوٹ
منہ سے زیادہ چمکے بوٹ
میلے دل ہیں اجلے سوٹ
اوپر سچ ہے اندر جھوٹ
ہر اچھائی چھپی ہوئی ہے، ہر اک عیب ہے ننگا
میں ہوں ایک لفنگا

ہم سب کی ہے ایک ہی چال
اِس کی محنت، اُس کا مال
جیون کیا ہے اک جنجال

نیکی کر دریا میں ڈال
کوئی سیٹھ بنا بیٹھا ہے اور کوئی بھک منگا

میں ہوں ایک لفنگا
اس دنیا سے ڈرنا کیا
موت سے پہلے مرنا کیا
قسمت قسمت کرنا کیا
نام کسی پر دھرنا کیا
ڈوب ہی مرنا ہو تو چلّو پانی بھی ہے گنگا
میں ہوں ایک لفنگا

چلتا ہوں بے ہنگم یارو، رکتا ہوں بے ڈھنگا
بات بات پہ کرتا ہوں میں ہر راہی سے دنگا
میں ہوں ایک لفنگا

دنیا سمجھے کام ہے میرا، دھینگا مشتی دنگا
میں ہوں ایک لفنگا

(آواز ـ احمد رشدی o موسیقی ـ خلیل احمد O فلم ـ لفنگا)

کورس

لڑکے عشق والوں کا سدا، برا نجام ہوا ہے
ہم تو بدنام ہوئے، حسن کا نام ہو
ان کے نخرے جو سہے، وہ کہیں کا نہ رہے

لڑکیاں عشق والوں سے کہو، مفت آہیں نہ بھرو
عشق سے پہلے ذرا، آئینہ دیکھ تو لو
صبح بستر سے اٹھے، عشق کرنے کو چلے
لڑکے حسن کی رت ہے آنی جانی
عشق کی دنیا ہے لافانی
لڑکیاں دنیا ہمارے دم سے حسیں ہے
ہم جو نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے
لڑکے حُسن کا جادو، حُسن کے جلوے
عشق نہ ہو تو، دو کوڑی کے
لڑکیاں پھر بھی حُسن کے پیچھے آگے
عشق پھرے ہے بھاگے بھاگے

لڑکے عشق دیوانہ سہی، عشق کے دم سے رہی، حسن کی بادشہی
لڑکیاں عشق والوں کا سدا، برا انجام ہوا
لڑکے ہم تو بدنام ہوئے، حُسن کا نام ہوا
ان کے نخرے جو سہے، وہ کہیں کا نہ رہے
لڑکے تاج محل ہے کس کی نشانی
لڑکیاں پوچھو انار کلی کی زبانی
لڑکے مچھلی تل کے کس نے کھلائی
لڑکیاں کچّے گھڑے پہ کون تھی آئی
لڑکے دودھ کی نہر نکالی کس نے
لڑکیاں عشق کی لاج بچالی کس نے
لڑکے یاد کرو مجنوں کا فسانہ
لڑکیاں چھوڑ بھی یہ راگ پرانا
لڑکیاں اب تو جو ہم پہ مرے، پہلے کچھ کام کرے، ٹھنڈی آہیں نہ بھرے
سب آؤ مل جل کے رہیں

(آوازیں۔ رشدی۔ نسیمہ شاہین اور ہمنوا o موسیقی سہیل رعنا o فلم ۔ جب سے دیکھا ہے تمہیں)

دوگانا

لڑکا — کھٹی کڑی میں مکّھی پڑی، ہائے مری امّاں
لڑکی — کیسے اناڑی کے پالے پڑی، ہائے مری امّاں
لڑکا — آنکھیں دکھا نا بڑی بڑی ہائے مری امّاں
کھٹی کڑی میں مکھی پڑی ....
لڑکی — موّا یہ نگوڑا کسی کام کا نہ کاج کا، دشمن ہے بس ڈھائی سیر اناج کا
باتیں بنائے بڑی بڑی، ہائے مری امّاں
لڑکا — سن لے میری رات کی رانی، تجھ پہ صدقے میری نانی
تو جو کہے تو آج لٹا دوں، اپنی یہ انمول جوانی
روٹھ نہ جا یوں گھڑی گھڑی، ہائے مری امّاں
لڑکی — میں نے مانگی لپ کی اسٹک، موّا ہاکی اسٹک لایا
میں نے مانگی نیل کی پالش موّا بوٹ کی پالش لایا
اُلٹی ہے کیا تری کھوپڑی، ہائے مری امّاں
لڑکا — عقل کہاں سے لاؤں پیاری، وہ تو میں نے تجھ پر واری
لڑکی — بھینس کے آگے بین بجائی، ہائے رے دیّا میں تو ہاری
لڑکا — عقل بڑی یا بھینس بڑی، ہائے مری امّاں
لڑکی — کیسے اناڑی کے پالے پڑی، ہائے مری امّاں
دونوں — کھٹی کڑی میں مکّھی پڑی، ہائے مری امّاں

(آواز۔احمد رشدی۔آئرن پروین ٥ موسیقی۔خلیل احمد ٥ فلم۔آنچل)

کورس

سب — تالی بجے بھئی تالی بجے
لڑکی — مُنّا ہمارا دودھوں نہائے پوتوں پھلے
تالی بجے بھئی تالی بجے
لڑکا — منّے میاں ہوں اتنے بڑے، تاروں کو چھولیں کھڑے کھڑے
ایک لڑکی — منّے کے ماموں چوسیں انگوٹھا
بچہ — پھوپو ہماری دودھو پیئے
سب — تالی بجے بھئی تالی بجے
لڑکا — منّے کی آنٹی، کھٹ مٹھی گولی
ایک لڑکی — چکھّو تو نکلے، کڑوی نبولی
دوسری لڑکی — منّے کے ماموں تھالی کے بینگن
ایک لڑکی — بینگن نہیں جی، چکنے گھڑے
سب — تالی بجے بھئی تالی بجے
ایک لڑکی — منّے میاں تو دولھا بنے
دوسری لڑکی — منّے کے ماموں گھوڑا بنے
لڑکا — منّے کی پھوپی کھینچے لگام
بچہ — ماموں رُکے تو ڈنڈے پڑے
سب — تالی بجے بھئی تالے بجے
منّا ہمارا دودھو نہائے پوتوں پھلے
تالی بجے بھئی تالی بجے

(آوازیں۔آئرن پروین۔شکیل۔نگہت سیما اور دوسرے ٥ موسیقی۔خلیل احمد ٥ فلم۔لوری)

کورس

ایک تارا گگّو تارا، دو تارا گگّو تارا
جیے میرا منّا، جیے میرا پیارا

منّے نے اک بلّی پالی، بلّی نے اک چوہا
چوہے نے اک کُتا پالا، کُتے نے اک گھوڑا
گھوڑے نے جب لات چلائی منّا بولا وہ مارا
ایک تارا گگّو تارا، دو تارا گگّو تارا

گاڑی پہنچی اسٹیشن پر اُس میں سے نکلا بھالو
جو کوّے کا ماموں ہے اور مرغی کا ہے خالو
بندر بولا ککڑوں کوں اور مرغی نے چمکارا
ایک تارا گگّو تارا، دو تارا گگّو تارا

بوجھو رے منّے
ایک پرندہ ایسا دیکھا جس کا سر نا پیرَ
اس کو پانی میں ڈالو تو وہ جاتا ہے تیرَ
اچھا۔۔۔ہاں ہاں
کھاتا ہے وہ گیس ہوا، ارے بوجھو منّے کیا ہے؟
ارے بوجھو منّے ....غُبّارا
ایک تارا گگّو تارا، دو تارا گگّو تارا
جیے میرا منّا، جیے میرا پیارا

(آوازیں۔آئرین پروین اور ہمنوا o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔کنیز)

نغمہ

ہمت سے ہر قدم اٹھانا تو ہے پاکستانی
تجھ سے ہی ملک بنے گا دنیا میں لاثانی

چندا کی گودی میں تارا میری گود میں تو
اپنا وطن ہے اک پھلواری تو اس کی خوشبو
اس خوشبو سے مہکے دنیا، تجھ سے جینا سیکھے دنیا
تیرا رکھوالا ہے اللہ، بگڑے کام بنائے مولا
بولو بیٹا، اللہ اللہ

بادل تیرے، دریا تیرے، تیری ہر وادی
ہر قیمت پر باقی رکھنا اپنی آزادی
آزادی کی خاطر جینا، آزادی کی خاطر مرنا
تیرا رکھوالا ہے اللہ، بگڑے کام بنائے مولا
بولو بیٹا اللہ اللہ
ہمت سے ہر قدم اٹھانا تو ہے پاکستانی

(آواز۔احمد رشدی o موسیقی۔سہیل رعنا o فلم۔جب سے دیکھا ہے تمہیں)

ترانہ

اپنے پرچم تلے، ہر سپاہی چلے
ہاں سپاہی ہیں ہم، یوں بڑھائیں قدم
جیسے تاروں کے جھرمٹ میں چندا چلے

پھول سے ہیں مگر ہم شرارے بھی ہیں
نرم لہریں بھی، طوفان کے دھارے بھی ہیں
وقت آئے تو بن جائیں گے تیر ہم
اپنے ہر خواب کی خود ہیں تعبیر ہم
حق کی خاطر کٹا دیں گے اپنے گلے
اپنے پرچم تلے

پاک ہے یہ زمیں، پاک ہے آسماں
کوئی غدّار رہنے نہ پائے یہاں
دل میں ایمان، ہاتھوں میں قرآن ہے
ہم میں ہر ایک سچا مسلمان ہے
ہم بُرے سے بُرے ہیں بَھلے سے بَھلے
اپنے پرچم تلے

اپنے پیارے وطن کو سجائیں گے ہم
ذرّے ذرّے کو سورج بنائیں گے ہم
کوئی دشمن جو روکے ہمارے قدم
بڑھ کے اُس کا ہی تختہ الٹ دیں گے ہم
اپنے پرچم تلے، ہر سپاہی چلے

(آواز۔ مالا اور ہمنوا ٥ موسیقی۔ ماسٹر عنایت حسین ٥ فلم۔ اک تیرا سہارا)

گیت

آوازیں	بڑھے چلو، بڑھے چلو
لڑکی	جا رے جا رے میرے ڈھول سپاہی
	تیرا اللہ نگہباں ہو
	راہوں کے صدقے یہ غم کی ماری
	میری خوشی تیری خوشیوں پہ واری
	تیری بلائیں مجھے لگ جائیں ساری
	میری دعائیں تیرے ساتھ ہیں راہی
	تیرا اللہ نگہباں ہو
آوازیں	بڑھے چلو، بڑھے چلو
لڑکی	جا رے جا رے میرے ڈھول سپاہی
	تیرا اللہ نگہباں ہو

سینے سے تیرا پیار لگائے
بیٹھی رہوں گی یوں ہی نین بچھائے
لوٹ کے جب تک تو آ نہ جائے
پل پل دے گا میرے غم کی گواہی
تیرا اللہ نگہباں ہو

آوازیں — بڑھے چلو بڑھے چلو
لڑکی — جا رے جا رے میرے ڈھول سپاہی
تیرا اللہ نگہباں ہو

(آواز۔نسیمہ شاہین o موسیقی۔خلیق احمد o فلم،خاموش رہو)

گیت

میرے بہادر بھیا تجھ پر ناز کرے تری بہنا
سینہ سپر رہنا

جب جنگ کی خبریں آئیں، مرے دل سے نکلیں دعائیں
مرا شان سے سر تن جائے، تری دور سے لوں میں بلائیں
بھیا ---آگے بڑھتے رہنا، سینہ سپر رہنا

جب توپ دہانہ کڑکے، مرے دل میں آگ سی بھڑکے
جی چاہے میں بھی رَن میں، دشمن سے لڑوں بڑھ بڑھ کے
بھیا---زخموں کو سمجھوں گہنا، سینہ سپر رہنا

جو تیرے مقابل آئے، اللہ کرے مر جائے
تو سارے وطن کا نگہباں، تجھے عمر مری لگ جائے
بھیا---پاؤں جمائے رہنا، سینہ سپر رہنا
میرے بہادر بھیا، تجھ پر ناز کرے تری بہنا
سینہ سپر رہنا

(آواز،مہناز o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔جہاد)

کورس

ساتھیو، مجاہدو
جاگ اُٹھا ہے سارا وطن ساتھیو مجاہدو

جو بھی رستے میں آئے گا کٹ جائے گا
رَن کا میدان لاشوں سے پٹ جائے گا
آج دشمن کا تختہ الٹ جائے گا
ساتھ ہیں مرد و زن، سر سے باندھے کفن
ساتھیو...... مجاہدو

آج مظلوم، ظالم سے ٹکرائیں گے
اپنی طاقت زمانے سے مَنوائیں گے
سامراجی خداؤں پہ چھا جائیں گے
ہر جری صف شکن، ہر جواں تیغ وزن
ساتھیو ...... مجاہدو

دل میں قرآن، ہونٹوں پہ تکبیر ہے
جوش عباس ہے، عزم شبیر ہے
ہر مسلمان حیدر کی شمشیر ہے
سر پہ سایہ فگن، دستِ خیبر شکن
ساتھیو...... مجاہدو
جاگ اُٹھا ہے سارا وطن ساتھیو مجاہدو

(آواز۔مسعود رانا اور ہمنوا o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔مجاہد)

ترانہ

اے دشمنِ دیں تو نے کس قوم کو للکارا
لے ہم بھی ہیں صف آرا

آ دیکھ کہ یہ بازو، بازو ہیں کہ تلواریں
سینے ہیں مجاہد کے یا آہنی دیواریں
گر جاتی ہیں قدموں میں کس طرح سے دستیاریں
ہم تجھ کو دکھا دیں گے، سو بار یہ نظّارہ
لے ہم بھی ہیں صف آرا

جس راہ سے آئے گا، اس راہ پہ ماریں گے
پانی بھی نہ مانگے گا، یوں نشہ اتاریں گے
ہم موت کی وادی سے، یوں تجھ کو گزاریں گے
اِس قوم سے لڑنے کی، ہمّت نہ ہو دوبارہ
لے ہم بھی ہیں صف آرا

معلوم نہیں تجھ کو، یہ قوم ہے فولادی
ہر ایک مسلماں ہے، دیوانۂ آزادی
اک نعرہ ہے ہر قریہ، اک شعلہ ہے ہر وادی
ہر نقشِ کفِ پا ہے، دہکا ہوا انگارہ
لے ہم بھی ہیں صف آرا

اِس قوم کا ہر بچہ، اللہ کا سپاہی ہے
اِس خاک کا ہر ذرہ، تصویرِ الٰہی ہے
اِس ملک کا ہر گوشہ، اک زندہ گواہی ہے
ہر ایک دھڑکتا دل ایماں کا ہے گہوارہ
اے دشمن دیں تو نے کس قوم کا للکارا
لے ہم بھی ہیں صف آرا

(آواز۔شوکت علی o موسیقی۔خلیل احمد o فلم۔جہاد)

ترانہ

آئے تھے بڑے تن کے   جانباز و جَری بن کے
اِک ہاتھ پڑا سر پر   سب ٹوٹ گئے منکے

کہتے تھے کہ ہم یہ ہیں   کہتے تھے کہ ہم وہ ہیں
دنیا نے بھی دیکھا ہے   جو آپ ہیں، ہم جو ہیں
ہم ایک حقیقت ہیں   اور آپ فقط ''شو'' ہیں
جب پاک فضاؤں میں   طیارے ذرا سنکے
اِک ہاتھ پڑا سر پر   سب ٹوٹ گئے منکے

اب سوچ کے لالہ جی   اِس دیس کا رُخ کرنا
نٹ کھٹ ہیں بڑے ہم بھی   رُک جاؤ وہیں، ورنہ
دلّی میں نہ دے بیٹھیں   ہم لوگ کہیں دھرنا
معلوم ہے تم کو بھی   ہم ویر ہیں کس رَن کے
اِک ہاتھ پڑا سر پر   سب ٹوٹ گئے منکے

اب خواب میں پی لینا   وہ چھوٹا سا پیمانہ
یوں ہاتھ نہ آئے گا   لاہور کا جم خانہ
اب منہ سے نہ کچھ کہیے   بن جائے گا افسانہ
گنگا ہی میں دھو لینا   سب داغ یہ دامن کے
اِک ہاتھ پڑا سر پر   سب ٹوٹ گئے منکے

کہتے ہیں سیانے کو   کافی اک اشارہ ہے
بھارت کے مقدر کا   گردش میں ستارہ ہے
کشمیر ہمارا تھا   کشمیر ہمارا ہے
اب چال میں آئیں گے   پنڈت نہ برہمن کے
اِک ہاتھ پڑا سر پر   سب ٹوٹ گئے منکے
آئے تھے بڑے تن کے   جانباز و جَری بن کے

(آواز۔ مسعود رانا ○ موسیقی۔ خلیل احمد ○ فلم۔ جہاد)

دُعا

پیاری ماں ... دعا کرو ..... میں جلد بڑا ہو جاؤں
جلد بڑا ہو کر میں اپنے دین کے کچھ کام آؤں
پیاری ماں ... دعا کرو ..... میں جلد بڑا ہو جاؤں

ننھے منے بازو ہیں یہ حیدر کی تلوار
دل ہے خدا کا گھر اور سینہ کعبے کی دیوار
اس دیوار کے سائے میں، میں دنیا کو لے آؤں
پیاری ماں ... دعا کرو ..... میں جلد بڑا ہو جاؤں

دل میں ہے قرآں کا اجالا، ہونٹوں پہ تکبیر
آنکھوں میں روشن ہے ہر دم روضے کی تصویر
اپنے نبی کے خوابوں کی میں بن جاؤں تعبیر
کفرستاں کے بتوں کو اِک دن میں کلمہ پڑھواؤں
پیاری ماں ... دعا کرو ..... میں جلد بڑا ہو جاؤں

میرے راج میں دنیا ہو گی، دنیائے اسلام
سب انسان برابر ہوں گے، خوشیاں ہوں گی عام
دھوپ میں جلنے والوں پہ کر دوں گا اپنی چھاؤں
پیاری ماں ... دعا کرو ..... میں جلد بڑا ہو جاؤں

(آواز۔نسیم بیگم O موسیقی۔نثار بزمی o فلم۔عادل)

وہ گلوکار

جنہوں نے حمایت علی شاعر کے نغمات گائے

ملکہ ترنم نور جہاں

١۔اے حبیب کبریا' اے رحمت اللعالمینؐ
٢۔نہ چھڑا سکو گے دامن (١)
٣۔نہ چھڑا سکو گے دامن (٢)
٤۔ہر قدم پر نت نئے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں لوگ
٥۔زندگی کی ہر مسرت آپ کے پہلو میں ہے
٦۔سو جا میری گڑیا' تو کیوں ٹک ٹک جاگے (لوری)
٧۔چندا کے ہنڈولے میں (لوری)
٨۔کوئی میرے محبوب سا دنیا میں نہیں ہے
٩۔میرے محبوب' تجھے یاد کروں یا نہ کروں
١٠۔میرے محبوب ترا ساتھ ہے تنہائی ہے
١١۔کلی مسکرائی جو گھونگھٹ اٹھا کے، خدا کی قسم تم بہت یاد آئے (دوگانا)

مہدی حسن

١۔خداوندا یہ کیسی آگ سی جلتی ہے سینے میں
٢۔اے جان وفا دل میں تری یاد رہے گی (١)
٣۔اے جان وفا دل میں تیری یاد رہے گی (٢)

٤۔نوازش' کرم' شکریہ، مہربانی
٥۔اس کے غم کو غم ہستی تو مرے دل نہ بنا

سلیم رضا

١۔تجھ کو معلوم نہیں' تجھ کو بھلا کیا معلوم
٢۔جب سے دیکھا ہے تمہیں دل کا عجب عالم ہے
٣۔میں رہبر ہوں کوئی رہزن نہیں ہوں
٤۔دل میں چپکے چپکے جاگے تیرا میٹھا میٹھا پیار (دوگانا)
٥۔ہم نے تو تمہیں دل دے ہی دیا (دوگانا)

مسعود رانا

١۔سامنے رشک قمر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں
٢۔ہم بھی مسافر' تم بھی مسافر
٣۔یہ دنیا کسی کی ہوئی ہے نہ ہوگی
٤۔عجیب ہے ترا انصاف سنگدل دنیا
٥۔اس جہاں کے لوگ بھی کیا عجیب لوگ ہیں
٦۔تم سا حسین' کوئی نہیں کائنات میں
٧۔جاگ اٹھا ہے سارا وطن ساتھیو۔مجاہدو (کورس)
٨۔دور ویرانے میں اِک شمع ہے روشن کب سے (دوگانا)
٩۔ساتھی میرے' شام سویرے محنت اپنا کام (کورس)
١٠۔اس دنیا سے نفرت ہے مجھے
١١۔کلی مسکرائی جو گھونگھٹ اٹھا کے، خدا کی قسم تم بہت یاد آئے (دوگانا)
١٢۔مکھڑے پہ آنچل، کہ چندا پہ بادل........ (قوالی)

مالا

۱۔ ہوانے چپکے سے کہہ دیا کیا، کہ پھول لہرا کے ہنس پڑے ہیں
۲۔ میں نے تو پریت نبھائی سانوریا رے نکلا تو ہرجائی
۳۔ اے خدا تیرے جہاں میں میری قیمت کیا ہے
۴۔ ہم بھی ہیں پیار کے قابل کبھی سوچا ہی نہ تھا
۵۔ دیکھا اے بے رحم آسماں
۶۔ رات کی بتیاں، پوچھو نہ ہم سے
۷۔ تو ہے خوش نصیب اے دل تیرے دن بدل گئے ہیں
۸۔ ہونٹوں پہ دل کی بات جو آئے تو کیا کروں
۹۔ مان بھی جاؤ پیارے لِلّہ دے دو معافی
۱۰۔ پی کے بوتل مے کی، ساری دنیا بہکی
۱۱۔ جب رات ڈھلی تم یاد آئے (دوگانا)
۱۲۔ دل میں اِک بات ہے پوچھو تو بتا دوں تم کو (دوگانا)
۱۳۔ آسماں تلے۔ پیار کا یہ جہاں (دوگانا)
۱۴۔ دل تڑپے دن ریناں (کورس)
۱۵۔ دل میں چپکے چپکے جاگے تیرا میٹھا پیار
۱۶۔ دور ویرانے میں اِک شمع روشن کب سے (دوگانا)
۱۷۔ ایک تارا گگو تارا (کورس)
۱۸۔ کہاں چلے عالی جناب (دوگانا)
۱۹۔ ہم نے تو تمھیں دل دے ہی دیا (دوگانا)
۲۰۔ اپنے پرچم تلے ہر سپاہی چلے (کورس)

احمد رُشدی

۱۔ کسی چمن میں رہو تم بہار بن کے رہو
۲۔ واللہ سر سے پاؤں تلک موج نور ہو
۳۔ مانا کہ حضور آپ ہزاروں میں حسیں ہیں
۴۔ تو حسیں، تیرا جہاں حسیں
۵۔ گل کہوں خوشبو کہوں، ساغر کہوں، صہبا کہوں
۶۔ پیار میں ہم اے جانِ تمنا، جان سے جائیں تو مانو گے
۷۔ دونوں طرف ہے آج برابر ٹھنی ہوئی
۸۔ ماہ لقا۔۔۔ محبوبہ
۹۔ ہو گئی۔ ہو گئی۔ محبت ہو گئی
۱۰۔ یہ خوشی عجب خوشی ہے اسے جانے کیا زمانہ
۱۱۔ چاند سے چاندنی جدا ہو سکتی ہے
۱۲۔ ہمت سے ہر قدم اٹھانا تو ہے پاکستانی
۱۳۔ دل یہاں، نظر وہاں، خیال ہے کہاں
۱۴۔ میں ہوں اک لفنگا
۱۵۔ میں حسن کا شیدائی
۱۶۔ چکلک چکلک چاؤ چاؤ چاؤ
۱۷۔ کیوں حضور کیوں، یہ غرور کیوں (دوگانا)
۱۸۔ رات جوان ہو گئی تیرے شباب کی طرح (دوگانا)
۱۹۔ پیار کا سماں، آرزو جواں (دوگانا)
۲۰۔ یہ نخرے کی کیا بات ہے
۲۱۔ کیا چیز ہو تم واللہ شعلہ ہو کہ شبنم ہو

۲۲۔ کہاں چلے عالی جناب، چھوڑیئے بھی یہ حجاب
۲۳۔ تمہی کو چاہے مرا دل زباں کہے نہ کہے
۲۴۔ تم نے مجھے پہچانا نہیں
۲۵۔ کیا اشارہ تو نے مجھ کو پیچھے پیچھے آنے کا
۲۶۔ بل دے کے نہ یوں، زلفوں کو جھٹک
۲۷۔ اے میاّ، اے میاّ۔ میں اندھیرے کا دیا
۲۸۔ لیلیٰ گھسی ہے مجنوں کے دل میں
۲۹۔ چھریا آج چلی ہم سے سجنوا
۳۰۔ شعلہ کہوں کہ پھول کہوں، کیا کہوں تمہیں
۳۱۔ میری نظر میں کیا ہو تم، کیا ہوں میں (دوگانا)
۳۲۔ کھٹی کڑی میں مکھی پڑی (دوگانا)
۳۳۔ تم بھی شرابی ہو (دوگانا)
۳۴۔ عشق والوں کا سدا برا انجام ہوا (کورس)
۳۵۔ دل میں چپکے چپکے جاگے تیرا میٹھا میٹھا پیار
۳۶۔ ایک تارا گگو تارا (کورس)
۳۷۔ جب رات ڈھلی تم یاد آئے (دوگانا)
۳۸۔ دل میں اک بات ہے پوچھو تو بتا دوں تم کو (دوگانا)
۳۹۔ رایت الصبحاً علیٰ قصراً (کورس)
۴۰۔ زندگی کی ہر خوشی، اشکوں میں ڈھل کر رہ گئی (دوگانا)
۴۱۔ میرے سینے میں بھی دل ہے کوئی اتنا سمجھے (دوگانا)
۴۲۔ آئے تھے بڑے تن کے
۴۳۔ آگے آگے تم ہو پیچھے پیچھے ہم ہیں (دوگانا)
۴۴۔ شعلہ کہوں کہ پھول کہوں کیا کہوں تمہیں

۴۵۔ لوگ تو اس کو محبت کی ادا کہتے ہیں
۴۶۔ چل کہیں دور بہت دور جہاں کوئی نہ ہو
۴۷۔ تمہیں مبارک ہو میرے ہم دم
۴۸۔ اس جہاں کے لوگ بھی کیا عجیب لوگ ہیں
۴۹۔ لیے چلا ہے دل کہاں (دوگانا)
۵۰۔ ایل۔ او۔ وی۔ ای Love محبت کر، کسی سے نہ ڈر

ناہید نیازی

۱۔ تجھ کو معلوم نہیں، تجھ کو بھلا کیا معلوم
۲۔ ہم نے تو محبت میں تم کو بھی خدا جانا
۳۔ کیسا ہے یہ جہاں
۴۔ کیوں حضور کیوں، یہ غرور کیوں (دوگانا)
۵۔ رات جوان ہو گئی تیرے شباب کی طرح (دوگانا)
۶۔ پیار کا سماں، آرزو جواں (دوگانا)
۷۔ رایت الصبحاً علیٰ قصراً (کورس)

نجمہ نیازی

۱۔ یہ رات یہ محفل
۲۔ لیے چلا ہے دل کہاں (دوگانا)
۳۔ رایت الصبحاً علیٰ قصراً (کورس)
۴۔ آگے آگے تم ہو پیچھے پیچھے ہم (دوگانا)

رونا لیلیٰ

۱۔اماں کی باہوں میں پیارا (لوری)

ثریا حیدرآبادی

۱۔چندا کے ہنڈولے میں (لوری)

نگہت سیما

۱۔اللہ اللہ........سوجا میری آنکھوں کے تارے

مہناز

۱۔مرے سامنے آ کے چھپ جانے والے (وہاب خان)
۲۔میرے بہادر بھیا تجھ پر ناز کرے تیری بہنا۔سینہ سپر رہنا

اے نیر

۱۔ابھی ابھی میں سوچ رہا تھا۔کیا گاؤں

شوکت علی

۱۔اے دشمن دیں تو نے کس قوم کو للکارا

آئرن پروین

۱۔ہر ایک ستم ہنستے ہوئے ہم نے سہا ہے
۲۔ایک نظر سے پیار کروں ایک نظر سے وار

۳۔اے خدا تو ہی بتا، جرم کیا میں نے کیا
۴۔بھولی دلہنیا کا جیا لہرائے (کورس)
۵۔چھوڑ چلی رے سکھی بابل کا گھروا (کورس)
۶۔او مانجھی رے، لہر لہر آج کوئی گیت سنائے
۷۔زندگی کی ہر خوشی، اشکوں میں ڈھل کر رہ گئی (دوگانا)
۸۔دل کی بتیاں جانے نہ بلم بھولا
۹۔میری نظر میں کیا ہو تم، کیا ہوں میں (دوگانا)
۱۰۔کھٹی کڑی میں مکھی پڑی (دوگانا)
۱۱۔تم بھی شرابی ہو (دوگانا)

نسیم بیگم

۱۔مست مستم مست مستم یا للّٰہی
۲۔دیا جلے چھاؤں تو ڈرائے۔دیا بُجھے تو رین
۳۔دل ایک بار چاہے تو سو بار دیکھنا
۴۔میرے سینے میں بھی دل ہے کوئی اتنا سمجھے (دوگانا)
۵۔رہے برس برس تو شادمان (کلاسیکی نغمہ) (دوگانا)
۶۔اجی کیا کہہ رہی ہے یہ نظر آہستہ آہستہ
۷۔پیاری ماں دعا کرو میں جلد بڑا ہو جاؤں (لوری)

نسیمہ شاہین

۱۔جا رے جا رے میرے ڈھول سپاہی تیرا اللہ نگہباں ہو
۲۔لال بنی میری موتین والی
۳۔عشق والوں کا سدا بُرا انجام ہوا (کورس)

۴۔مکھڑے پہ آنچل کہ چندا پہ بادل (قوالی)

بلقیس خانم

۱۔لاج کرو نہ مورے بالم نجریا ہم سے ملاؤ
۲۔بلما اناڑی
۳۔شرم سے پلکیں جھکی جھکی ہیں

فریدہ خانم

۱۔رہے برس برس تو شادمان (کلاسیکی نغمہ)

مجیب عالم

۱۔میں خوشی سے کیوں نہ گاؤں میرا دل بھی گا رہا ہے

بشیر احمد قوال

۱۔مکھڑے پہ آنچل کہ چندا پہ بادل (قوالی)

☆

حمایت علی شاعر کے تمام فلمی نغمات دستیاب نہ ہو سکے، یہ انتخاب محدود ہے۔حسب ذیل فلموں کے اکثر نغمات دسترس میں نہیں۔منزل ہے کہاں تیری، جہاد، بالم، جھلک، انسپکٹر، شہر اور سائے، چودھویں صدی، قانون، خاموش رہو اور مجاہد وغیرہ۔قارئین کرام کی نگاہ میں ہوں تو برائے کرم اعانت فرمائیں۔ (مرتب)